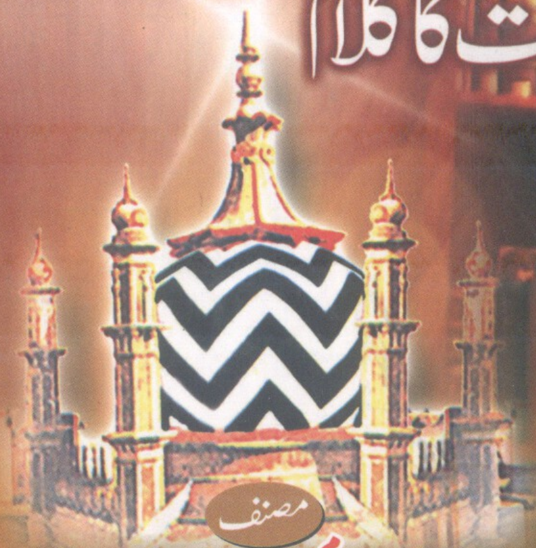
اہل سنت کا نشان
ماہنامہ بقیع کراچی
SEPTEMBER 2009
مفت سلسلہ اشاعت نمبر 185
Regd. # SC-1177

مَقالُ العُرفاء بِاعزازِ شَرع وعُلَماء

علماء اور شریعت کی افضلیت پر اہل معرفت کا کلام



مصنف

امام اہلسنّت امام احمد رضا محدّث بریلوی علیہ الرحمہ
(المتوفی ۱۳۴۰ھ)

تخریج و تصحیح

مولانا نذیر احمد سعیدی، مولانا محمد اکرام اللہ بٹ، مولانا غلام حسن

جمعیت اِشاعت اہلِسنّت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰
Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

مَقالُ العُرَفاءِ بِاِعزازِ شَرعِ وَعُلَماء

علماء اور شریعت کی افضلیت پر

اہل معرفت کا کلام

مصنّف

امام اہلسنّت امام احمد رضا محدّث بریلوی علیہ الرحمہ

تخریج و تصحیح

مولانا نذیر احمد سعیدی، مولانا محمد اکرام اللہ بٹ، مولانا غلام حسن

ترجمہ عربی عبادات

مولانا مفتی قاضی محمد سیف الرحمٰن، ہری پور ہزارہ

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی، فون: 32439799

نام کتاب : علماء اور شریعت کی افضیلت پر اہل معرفت کا کلام

مصنف : امام اہلسنّت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ

تخریج وتصحیح : مولانا نذیر احمد سعیدی، مولانا محمد اکرام اللہ بٹ

ترجمہ عربی عبارات : مولانا مفتی قاضی محمد سیف الرحمٰن

سن اشاعت : رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ/ستمبر ۲۰۰۹ء

تعدادِ اشاعت : ۳۵۰۰

ناشر : جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون: 2439799

خوشخبری: یہ رسالہ website: www.ishaateislam.net پر موجود ہے۔

پیش لفظ

بعض نام نہاد صوفی جو لوگوں کو طریقت کے نام پر شریعت سے دُور کرنے میں مصروف عمل رہتے ہیں جنہیں اپنی پیری مریدی کی دکان چمکانے کی فکر دامن گیر رہتی ہے، خود علم سے بے بہرہ اور دوسروں کو علم دینے سے باز کی سعی میں رہتے ہیں اور کئی جگہ تو یوں لگتا ہے کہ پیری مریدی وراثت ہے کہ پیر کا بیٹا ہی پیر بنے گا اگرچہ جاہل مطلق ہو، بے عمل فاسق و فاجر ہو پھر ایسے پیروں کو دیکھو تو فرائض، واجبات، سُنن و مستحبات پر عمل نام کی کوئی چیز اُن میں نظر نہیں آتی، اگر شرع مطہرہ کے احکام اُن کو سنائے جائیں تو شریعت و طریقت میں فرق بیان کرنے لگ جاتے ہیں حالانکہ ایسا بالکل بھی نہیں ہے۔

شریعت اصل ہے جو تمام احکام و جملہ علومِ الٰہیہ کو جامع ہے جس میں سے ایک ایک ٹکڑے کا نام طریقت و معرفت ہے، اسی لئے باجماع قطعی جملہ اولیائے کرام تمام حقائق کو شریعت مطہرہ پر پیش کرنا فرض ہے، اگر شریعت کے مطابق ہوں تو مقبول ورنہ مردود۔

پھر جو لوگ ایسے دین کے چوروں سے ارادت وعقیدت رکھتے ہیں وہ بھی پرلے درجے کے نادان ہوتے ہیں کہ اُن گمراہ گُن لوگوں کے آلودہ دامن کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے، انہیں حدیث شریف سُناؤ یہاں تک کہ قرآن کریم کی آیت کا ترجمہ سُنا دو تو قرآن وحدیث کے مقابلے میں اپنے پیر کی بات کو ہی ترجیح دیں گے، اور شرع اور اہلِ شرع پر طعن کرنے لگ جائیں گے۔

اس لئے عوام المسلمین کو اپنے فریب کاروں سے بچانے کے لئے اور وہ جو خود فریبی میں مبتلا ہیں ان کی اصلاح کی غرض سے ''جمعیت اشاعت اہلسنّت'' کے شعبہ نشر واشاعت کمیٹی کے اراکین نے فیصلہ کیا کہ اس ماہ امام اہلسنّت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ والرضوان کا اس موضوع پر مفید رسالہ ''مَقالُ العُرفاءِ بِاِعزَازِ شَرعٍ و عُلَماء'' ☆ شائع کیا جائے تاکہ

☆ جو کہ فتاویٰ رضویہ کی جلد ۲۱، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ، لاہور میں موجود ہے۔

شریعت اور طریقت کی راہیں الگ الگ بتانے والوں کی راہیں مسدود ہو جائیں اور اُن کو رُجوع الی الحق کی توفیق ہو۔

ادارہ اس رسالہ کو اپنے سلسلہ مفت اشاعت کے 185 ویں نمبر پر شائع کر رہا ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کے طفیل ہم سب کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے خواص وعوام کے لئے نافع بنائے۔آمین

محمد عطاء اللہ نعیمی

(خادم دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنّت، پاکستان)

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین و وارثانِ انبیاء ومرسلین صلوات اللہ وسلامہ علی نبینا وعلیھم اجمعین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ حدیث شریف "اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاء" (علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ت) میں علمائے شریعت وطریقت دونوں داخل ہیں، اور جامع جو شریعت وطریقت ہیں وہ وراثت کے رُتبہ اعظم واجل ودرجہ اتم واکمل پر فائز ہیں، اور عمرو کا بیان ہے۔

۱۔ شریعت نام ہے چند فرائض وواجبات وسُنن ومستحبات وچند مسائل حلال وحرام کا، جیسے صورت وضو ونماز وغیرہ۔

۲۔ اور طریقت نام ہے وُصُول اِلَی اللہِ تعالٰی کا۔

۳۔ اس میں حقیقتِ نماز وغیرہ مُنکشف ہوتی ہے۔

۴۔ یہ بحرِ ناپیدا کنار ودریائے زخّار ہے اور وہ بمقابلہ اس دریا کے ایک قطرہ ہے۔

۵۔ وراثت انبیاء کا یہی وُصُول اِلَی اللہِ مقصود ومنشاء اور یہی شانِ رسالت ونبوّت کا مقتضٰی خاص اسی کے لئے وہ مبعوث ہوئے۔

۶۔ بھائیو! علمائے صُوَری وقشری کسی طرح اِس وراثت کی قابلیت نہیں رکھتے۔

۷۔ نہ وہ علمائے ربانی کہے جاسکتے ہیں۔

۸۔ اِن کے دامِ تزویر سے اپنے آپ کو دور رکھنا العیاذ باللہ یہ شیطان ہیں۔

۹۔ منزلِ اصلی طریقت کے سدِ راہ ہوئے ہیں۔

۱۰۔ یہ باتیں میں اپنی طرف سے نہیں کہتا، بہت سے علمائے حقّانی واولیائے ربانی نے اپنی اپنی تصانیف میں ان کو تصریح سے لکھا ہے اِلٰی آخرِ الھذیانات، التماس یہ کہ ان دونوں میں کس کا قول صحیح اور اس مسئلہ کی کیا تنقیح ہے، اگر عمرو غلطی پر ہے تو اس پر کوئی شرعی تعزیر بھی ہے یا نہیں؟ وہ کہتا ہے میری غلطی جب ثابت ہوگی کہ میرے اقوال کا ابطال اولیاء کے اقوال ہدایت مآل سے کیا جائے ورنہ نہیں۔ بیّنوا بالتّفصیل التّام تُوجروا یومَ القِیام (پوری تفصیل بیان کرو اور روزِ قیامت اَجر پاؤ۔ت)

الجواب:

الحمد للّٰہ الذی أنزل الشّریعة وجعلها للوصول إلیه هی الذریعة لمن ابتغی إلیه طریقاً دونها فقد خاب وهوی وضلّ وغوی وأفضل الصّلوٰة وأکمل السلام علی أکرم الرُّسُل وأفضل داعٍ إلی سُبُل السّلام الذی شریعته هی الطّریقة بعین الحقیقة فبها الوصول إلی العلیّ الأکبر ومن خالفها فسیصل ولکن إلی أین إلی سقر وعلیٰ اٰله وأصحابه وعلمائه وأحزابه وارثی علمه وحاملی اٰدابه اٰمین یاربّ العٰلمین. اللّٰهم لک الحمد ربّ إنّی اعوذبک ربّ أن یحضرون.

تمام حمدیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے شریعت نازل فرمائی اوراس کو اپنی طرف وصول کا ذریعہ بنایا یہی وسیلہ ہے اس کی طرف والے کا کوئی اور راستہ ہوتو وہ ناکام ہو اور خواہش نفس، گمراہی اور ضلالت میں مبتلا رہے تمام رسولوں سے اکرم رسول پر افضل صلوٰۃ واکمل سلام ہو جو سب سے بہتر دعوت دینے والا سلامتی کی راہ کا یہ وہ ذات ہے جس کی شریعت ہی طریقت اور عین حقیقت ہے اُسی کے سبب اللہ تعالیٰ کے دربار میں وصول ہے اور جو اس کی مخالفت کرے گا وہ پہنچے گا کہاں، جہنم میں۔ آپ کی آل پاک وصحابہ وعلماء اور جماعت پر جو آپ کے علم کے وارث ہیں اور آپ کے آداب کے حامل ہیں، آمین یاربّ العالمین، یااللہ! حمد تیرے ہی لئے، میرے ربّ! میں تیری پناہ لیتاہوں شیطان کے وسوسوں سے اور تیری پناہ لیتا میرے ربّ! ان کے حاضر ہونے سے۔ (ت)

زید کا قول حق وصحیح اور عمرو کا زعم باطل قبیح وِالحاد صریح ہے، اس کے کلام شیطنت نظام میں دس فقرے ہیں ہم سب کے متعلق مجمل بحث کریں کہ اِن شاء اللہ الکریم مسلمانوں کو مفید

ونافع اور شیطانوں کی قالع وقامع ہو و باللہ التوفیق۔

(۱) عمرو کا قول کہ شریعت چند احکام فرض وواجب وحلال وحرام کا نام ہے محض اندھاپن ہے، شریعت تمام احکام جسم وجان وروح وقلب وجملہ علوم الٰہیہ ومعارف نامتناہیہ کو جامع ہے جن میں سے ایک ایک ٹکڑے کا نام طریقت ومعرفت ہے ولہٰذا باجماع قطعی جملہ اولیائے کرام تمام حقائق کو شریعت مطہرہ پر عرض کرنا فرض ہے، اگر شریعت کے مطابق ہوں حق ومقبول ہیں ورنہ مردود ومخذول، تو یقیناً قطعاً شریعت ہی اصل کار ہے، شریعت ہی مناط ومدار ہے، شریعت ہی محک ومعیار ہے، شریعت "راہ" کو کہتے ہیں اور شریعت محمدیہ علٰی صاحبہا افضل الصلٰوۃ والتحیۃ کا ترجمہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ، یہ قطعاً عام ومطلق ہے نہ کہ صرف چند احکام جسمانی سے خاص۔ یہی وہ راہ ہے کہ پانچوں وقت ہر نماز بلکہ ہر رکعت میں اس کا مانگنا اور اس پر ثبات واستقامت کی دعا کرنا ہر مسلمان پر واجب فرمایا ہے کہ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ (۱) ہم کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ چلا اُن کی شریعت پر ثابت قدم رکھ۔ عبداللہ بن عباس وامام ابوعالیہ وامام حسن بصری رضی اللہ تعالٰی عنہم فرماتے ہیں:

الصّراط المستقیم رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وصاحباه. رواه عن ابن عباس الحاکم (۲) فی "صحیحه" وعن أبی العالیة من طریق عاصم الأحول عنه عبد بن حمید وأنباء جریح وأبی حاتم وعدی وعساکر وفیه فذکرنا ذٰلک للحسن فقال صدق أبو العالیة وتصح (۳)

صراط مستقیم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق وعمر فاروق ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہما (اس کو حاکم نے اپنی صحیح میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا اور ابوالعالیہ سے بطریق عاصم الاحول ان سے عبد بن حمید اور جریج وابی

۱۔ القرآن الکریم ۱/ ۹

۲۔ المستدرك للحاکم، کتاب التفسیر، شرح الصراط المستقیم، دارالفکر بیروت ۲/ ۲۵۹

۳۔ تفسیر القرآن العظیم لابن أبی حاتم، تفسیر سورة الفاتحة، مکتبة نزار مصطفیٰ الباز، ریاض ۱/ ۳۰

حاتم وعدی اور عساکر کے بیٹوں نے، اور اس میں ہے کہ ہم نے یہ حدیث حَسن سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا ابوالعالیہ نے خالص سچ کہا۔ (ت)

یہی وہ راہ ہے جس کا منتہا اللہ ہے، قرآن عظیم میں فرمایا:

﴿اِنَّ رَبِّیۡ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ﴾ (٤)

''بیشک اس سیدھی راہ پر میرا رب ملتا ہے، یہی وہ راہ ہے جس کا مخالف بددین گمراہ ہے''۔

قرآن عظیم نے فرمایا:

﴿وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیۡ مُسۡتَقِیۡمًا فَاتَّبِعُوۡهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمۡ عَنۡ سَبِیۡلِهٖ ذٰلِکُمۡ وَصّٰکُمۡ بِهٖ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ﴾ (٥)

(شروع رُکوع سے احکامِ شریعت بیان کر کے فرماتا ہے) ''اور اے محبوب! تم فرمادو کہ یہ شریعت میری سیدھی راہ ہے تو اس کی پیروی کرو اور اس کے سوا اور راستوں کے پیچھے نہ جاؤ کہ وہ تمہیں اس کی تاکید فرماتا ہے تاکہ تم پرہیزگاری کرو''۔

دیکھو قرآن مجید نے صاف فرمادیا کہ شریعت ہی صرف وہ راہ ہے جس سے وُصول اِلَی اللہ ہے اور اس کے سوا آدمی جو راہ چلے گا اللہ کی راہ سے دُور پڑے گا۔

۲۔ عَمرو کا قول کہ طریقت نام ہے وُصول اِلَی اللہ کا، محض جنون وجہالت ہے، ہر دو حرف پڑھا ہوا جانتا ہے کہ طریق طریقہ طریقت ''راہ'' کو کہتے ہیں نہ کہ پہنچ جانے کو، تو یقیناً طریقت بھی راہ ہی کا نام ہے اب اگر وہ شریعت سے جدا ہو تو بشہادتِ قرآن مجید خُدا تک نہ پہنچائے گی۔ بلکہ شیطان تک، جنت میں نہ لے جائے گی بلکہ جہنم میں کہ شریعت کے سوا سب راہوں کو قرآن مجید باطل ومردود فرماچکا۔ لاجرم ضرور ہوا کہ طریقت یہی شریعت ہے کہ اسی راہ روشن کا ٹکڑا ہے اس کا اس سے جُدا ہونا محال وناسزا ہے جو اُسے شریعت سے جُدا

٤۔ القرآن الکریم ۱۱/۵٦

٥۔ القرآن الکریم ٦/۱۵۳

جانتا ہے اسے راہِ خُدا سے توڑ کر راہِ ابلیس مانتا ہے مگر حاشا طریقت حقّہ راہِ ابلیس نہیں قطعاً راہِ خدا ہے تو یقیناً وہ شریعت مطہرہ ہی کا ٹکڑا ہے۔

۳۔طریقت میں جو کچھ منکشف ہوتا ہے شریعت ہی کے اتباع کا صدقہ ہے ورنہ بے اتباعِ شرع بڑے بڑے کشف راہبوں، جوگیوں، سنیاسیوں کو ہوتے ہیں۔ پھر وہ کہاں تک لے جاتے ہیں اُسی نارِ جحیم وعذابِ الیم تک پہنچاتے ہیں۔

۴۔شریعت کو قطرہ طریقت کو دریا کہنا اُس مجنون پکّے پاگل کا کام ہے جس نے دریا کا پاٹ کسی سے سُن لیا اور نہ جانا کہ یہ وُسعت نہ ہوتی تو اس میں کسی گھر سے آتی، شریعت منبع ہے اور طریقت اس میں سے نکلا ہوا ایک دریا، بلکہ شریعت اس مثال سے بھی متعالی ہے، منبع سے پانی نکل کر دریا بن کر جن زمینوں پر گزرے انہیں سیراب کرنے میں اسے منبع کی احتیاج نہیں، نہ اس سے نفع لینے والوں کو اصل منبع کی اس وقت حاجت، مگر شریعت وہ منبع ہے کہ اس سے نکلے ہوئے دریا یعنی طریقت کو ہر آن اس کی احتیاج ہے منبع سے اس کا تعلق ٹوٹے تو یہی نہیں کہ صرف آئندہ کے لئے مدد موقوف ہوجائے فی الحال جتنا پانی آچکا ہے چند روز تک پینے، نہانے، کھیتیاں، باغات سینچنے کا کام دے نہیں نہیں منبع سے اُس کا تعلق ٹوٹتے ہی یہ دریا فوراً فنا ہوجائیگا، بوند تو بوند نم کا بھی نام نظر نہ آئے گا۔نہیں نہیں، میں نے غلطی کی، کاش اتنا ہی ہوتا کہ دریا سوکھ گیا، پانی معدوم ہوا، باغ سوکھے، کھیت مُرجھائے، آدمی پیاسے تڑپ رہے ہیں، ہرگز نہیں، بلکہ یہاں سے اس مبارک منبع سے تعلق چھوٹتے ہی یہ تمام دریا والبحر المسجور ہوکر شعلہ فشاں آگ ہوجاتا ہے جس کے شعلوں سے کہیں پناہ نہیں۔ پھر کاش وہ شعلے ظاہری آنکھوں سے سوجھتے تو جو تعلق توڑنے والے جلے خاک سیاہ ہوئے تھے اتنے ہی جل کر باقی بچ جاتے کہ ان کا یہ انجام دیکھ کر عبرت پاتے مگر نہیں، وہ تو:

﴿نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِىْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ﴾ (٦)

''اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ کہ دلوں پر چڑھتی ہے''۔

اندر سے دل جل گئے، ایمان خاک سیاہ ہوگئے، اور ظاہر میں وہی پانی نظر آرہا ہے

٦۔ القرآن الکریم ١٠٤/٦، ٧

دیکھنے میں دریا اور باطن میں آگ کا دہرا، آہ آہ کہ اس پردے نے لاکھوں کو ہلاک کیا، پھر دریا منبع کی مثال سے ایک اور فرق عظیم ہے جس کی طرف اشارہ گزرا کہ نفع لینے والوں کو اس وقت منبع کی حاجت نہیں مگر حاشا یہاں منبع سے تعلق نہ بھی توڑیئے کہ پانی باقی رہے اور آگ نہ ہو جائے جب بھی ہر آن منبع سے اس کی جانچ پڑتال کی حاجت ہے وہ یوں کہ یہ پاکیزہ شیریں دریا جو اس برکت والے منبع سے نکل کر اس دار الالتباس کی وادیوں میں لہریں لے رہا ہے، یہاں اس کے ساتھ ایک سخت ناپاک کھاری دریا بھی بہتا ہے۔

﴿هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ﴾ (۷)

ایک خوب میٹھا شیریں ہے اور ایک سخت نمک کھاری، وہ دریائے شور کیا ہے شیطان ملعون کے وسوسے دھوکے۔ تو دریائے شیریں سے نفع لینے والوں کو ہر آن احتیاج ہے کہ ہر نئی لہر پر اس کی رنگت مزے بُو کو اصل منبع کے لون طعم ریح سے ملاتے رہیں کہ یہ لہر اسی منبع سے آئی ہے یا شیطانی پیشاب کی بدبُو کھاری دھار دھوکا دے رہی ہے، سخت دِقّت یہ ہے کہ اس پاک مبارک منبع کی کمال لطافت سے اس کا مزہ جلد زبان سے اُتر جاتا ہے رنگت بُو کچھ یاد نہیں رہتی اور ساتھ ہی ذائقہ شامہ باصرہ کا معنوی حِس فاسد ہو جاتا ہے کہ آدمی منبع سے جُدا ہوا اور اُسے گلاب اور پیشاب میں تمیز نہیں رہتی۔ ابلیس کا کھاری بدبُو رنگ مُوت غٹ غٹ چڑھاتا اور گمان کرتا ہے کہ دریائے طریقت کا شیریں خوشبو خوش رنگ پانی پی رہا ہوں، لہٰذا شریعت منبع و دریا کی مثال سے بھی نہایت مُتعالی ہے ”وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی“، شریعت مطہرہ ایک ربانی نور کا فانوس ہے کہ دینی عالم میں اس کے سوا کوئی روشنی نہیں، اس کی روشنی بڑھتے بڑھتے صبح اور پھر آفتاب اور پھر اس سے بھی غیر متناہی درجوں زیادہ تک ترقی کرتی ہے جس سے حقائق اشیاء کا انکشاف ہوتا اور نورِ حق تجلّی فرماتا ہے یہ مرتبہ علم میں معرفت اور مرتبہ تحقیق میں حقیقت ہے تو حقیقت میں وہی ایک شریعت ہے کہ باختلافِ مراتب اس کے مختلف نام رکھے جاتے ہیں، جب یہ نور بڑھ کر صبح روشن کے مثل ہوتا ہے، ابلیس لعین خیر خواہ بن کر آتا اور اُس سے کہتا ہے:

”أطفی المِصْبَاح فَقَد أَشْرَقَ الْأَصْبَاح“

۷۔ القرآن الکریم ۲۵/۵۳

چراغ ٹھنڈا کر کہ اب تو صبح خوب روشن ہوگئی۔

اگر آدمی دھوکے میں نہ آیا اور نورِ فانوس بڑھ کر دن ہوگیا، ابلیس کہتا ہے کیا اب بھی چراغ نہ بجھائے گا آفتاب روشن ہے، احمق اب تجھے چراغ کی کیا حاجت ہے۔

ابلہے کو روزِ روشن شمع کافوری نہد

(بیوقوف روشن دن کافوری شمع رکھتا ہے۔ت)

ہدایت الٰہی اگر دستگیر ہے تو بندہ لاحول پڑھتا اور اس ملعون کو دفع کرتا ہے کہ او عدوُّ اللہ! یہ جسے تو دن یا آفتاب کہہ رہا ہے آخر کیا ہے، اسی فانوس کا تو نور ہے اسے بجھایا تو نور کہاں سے آئے گا، اس وقت وہ دغاباز خائب و خاسر پھرتا ہے اور بندہ "نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ" (۸) (نور پر نور ہے اور اپنے نور کی راہ بتاتا ہے جسے چاہتا ہے۔ت) کی حمایت میں نورِ حقیقی تک پہنچتا ہے اور اگر دم میں آگیا اور سمجھا کہ ہاں دن تو ہوگیا اب مجھے چراغ کی کیا حاجت رہی، ادھر فانوس بجھا اور معاً اندھیرا گھپ کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دیتا، جیسا کہ قرآن مجید نے فرمایا:

﴿ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَالَهٗ مِنْ نُّوْرٍ﴾ (۹)

"ایک پر ایک اندھیریاں ہیں، اپنا ہاتھ نکالے تو نہ سوجھے اور جسے خُدا نُور نہ دے اس کے لئے نُور کہاں"۔

یہ ہیں وہ کہ طریقت بلکہ حقیقت تک پہنچ کر اپنے آپ کو شریعت سے مُستغنی سمجھے اور ابلیس کے فریب میں آکر اس الٰہی فانوس کو بجھا بیٹھے، کاش یہی ہوتا کہ اُس کے بُجھنے سے جو عالمگیر اندھیر اُن کی آنکھوں میں چھایا جسے دن دہاڑے جوپٹ کردیا ان کو اس کی خبر ہوتی کہ شاید توبہ کرتے فانوس کا مالک ندامت والوں پر مہر رکھتا ہے، پھر انہیں روشنی دیتا، مگر ستم اندھیر تو یہ ہے کہ دشمن ملعون نے جہاں فانوس خاموش کرائی اس کے ساتھ ہی معاً اپنی سازشی بتّی

۸۔ القرآن الکریم ۲۴/۳۵

۹۔ القرآن الکریم ۲۴/۴۰

جلا کر ان کے ہاتھ میں دے دی، یہ اُسے نُور سمجھ رہے ہیں اور وہ حقیقۃً نار ہے، یہ مگن ہیں کہ شریعت والوں کے پاس کیا ہے، ایک چراغ ہے ہمارا نُور آفتاب کو لئے جا رہا ہے، وہ قطرہ اور یہ ایک دریا ہے، اور خبر نہیں کہ وہ حقیقۃً نُور ہے اور یہ دھوکے کی ٹٹی، آنکھ بند ہوتے ہی حال کُھل جائے گا کہ!

باکہ باختۂ عشق درشبِ دیجور
(اندھیری رات میں کس سے عشق بازی کی۔ت)

بالجملہ شریعت کی حاجت ہر مسلمان کو ایک ایک سانس ایک ایک پل ایک ایک لمحہ پر مرتے دم تک ہے، اور طریقت میں قدم رکھنے والوں کو اور زیادہ کہ راہ جس قدر باریک اس قدر ہادی کی زیادہ حاجت، ولہذا احدیث میں آیا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْمُتَعَبِّدُ بِغَیْرِ فِقْهٍ کَالْحِمَارِ فِی الطَّاحُوْنِ، رواہ ابونعیم فی الحلیة (۱۰) عن واثلة بن الاسقع رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه.

بغیر فقہ کے عبادت میں پڑنے والا ایسا ہے جیسا کہ چکّی کھینچنے والا گدھا کہ مشقّت جھیلے اور نفع کچھ نہیں (اسے ابونعیم نے "حلیہ" میں واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ت)

امیر المومنین مولا علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں:

قَصَم ظهری اثنان جهل متنسک وعالم مُتهتِک.

دو شخصوں نے میری پیٹھ توڑ دی (یعنی وہ بلائے بے درماں ہیں) جاہل، عابد اور عالم جو علانیہ بیباکانہ گناہوں کا ارتکاب کرے۔

اے عزیز! شریعت عمارت ہے اس کا اعتقاد بنیاد اور عمل چنائی، پھر اعمال ظاہر وہ دیوار ہیں کہ اُس بنیاد پر ہوا میں چُنے گئے۔ اور جب تعمیر اوپر بڑھ کر آسمانوں تک پہنچی وہ طریقت ہے، دیوار جتنی اونچی ہوگی نیو کی زیادہ محتاج ہوگی اور نہ صرف نیو کی بلکہ اعلیٰ حصہ اسفل کا بھی محتاج ہے، اگر دیوار نیچے سے خالی کر دی جائے اُوپر سے بھی گر پڑے گی۔ احمق وہ جس پر

۱۰۔ حلیة الاولیاء، لابی نعیم ترجمه ۳۱۸ خالد بن معدان، دار الکتب العربی بیروت ۵/۲۱۹

شیطان نے نظر بندی کر کے اس کی چنائی آسمانوں تک دکھائی اور دل میں ڈالا کہ اب ہم تو زمین کے دائرے سے اونچے گزر گئے ہیں اس سے تعلق کی کیا حاجت ہے، نیو سے دیوار جدا کرلی اور نتیجہ وہ ہوا جو قرآن مجید نے فرمایا کہ ﴿فَانْهَارَ بِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّم﴾ (۱۱) اس کی عمارت اسے لے کر جہنم میں ڈھے پڑی، وَالعیاذُ بِاللّٰہِ رَبّ العالمین، اسی لئے اولیائے کرام فرماتے ہیں صوفی جاہل شیطان کا مسخرہ ہے۔ اس لئے حدیث میں آیا حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا:

فَقِیْهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ رواہ الترمذی (۱۲)

ایک فقیہ، شیطان پر ہزاروں عابدوں سے زیادہ بھاری ہے (اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ ت)

بے علم مجاہدہ والوں کو شیطان انگلیوں پر نچاتا ہے، منہ میں لگام، ناک میں نکیل ڈال کر جدھر چاہے کھینچے پھرتا ہے ﴿وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا﴾ (۱۳) اور وہ اپنے جی میں سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کام کررہے ہیں۔

۵۔ عمرو کا طریقت کو غیر شریعت جان کر حصر کردینا کہ یہی مقصود ہے انبیاء صرف اس کے لئے مبعوث ہوئے ہیں، صراحۃً شریعتِ مطہرہ کو معاذ اللہ معطل ومہمل ولغو باطل کردینا ہے اور یہ صریح کفر وارتداد وزندقہ والحاد موجبِ لعنت وابعاد ہے، ہاں یہ کہتا تو حق تھا کہ اصل مقصود وُصُول اِلَی اللہ ہے، مگر حیف اس پر جو اپنی جہالت شدیدہ سے نجانے یا جانے اور عناد وشریعت کے باعث نہ مانے کہ وصول الی اللہ کا راستہ یہی شریعت محمد رسول اللہ ﷺ ہے وبس۔ ہم اوپر قرآن مجید سے ثابت کر آئے ہیں کہ شریعت کے سوا اللہ تک راہیں بند ہیں، طریقت اگر وہ اپنے زعم میں کسی راہ مخالف کا نام سمجھا ہے تو حاشا وہ خدا تک پہنچائے بلکہ وہ

۱۱۔ القرآن الکریم ۹/۱۱۰

۱۲۔ جامع الترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، امین کمپنی دھلی ۹۳/۲ و ابن ماجۃ عن أبی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

۱۳۔ سنن ابن ماجہ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، ایچ ایم سعید کمپنی

مَسدُود اور اس کا چلنے والا مَردُود اور انبیاء کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام پر اس کی تہمت ملعون ومطرود۔ کیا کوئی ثبوت دے سکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کو شریعت کے خلاف دوسری راہ کی طرف بلایا ہے حاشا وکلاّ۔

۶۔ جب حضور اقدس ﷺ نے عمر بھر اسی کی طرف بلایا اور یہی راستہ ہمارے لئے چھوڑا تو اس کا حامل اس کا خادم اس کا حامی اس کا عالم کیونکر ان کا وارث نہ ہوگا، ہم پوچھتے ہیں اگر بالفرض شریعت صرف فرض واجب سنت مستحب حلال حرام ہی کے علم کا نام ہو تو یہ علم رسول اللہ ﷺ سے ہے یا ان کے غیر سے، اگر اسلام کا دعویٰ رکھتا ہے تو ضرور کہے گا کہ حضور ہی سے ہے، پھر اس کا عالم حضور کا وارث نہ ہوا تو اور کس کا ہوگا۔ علم اُن کا ترکہ اُن کا، پھر اس کا پانے والا اُن کا وارث نہ ہو اس کے کیا معنی۔ اگر کہے کہ یہ علم تو ضرور اُن کا ہے مگر دوسرا حصہ یعنی علم باطن اس نے نہ پایا لہٰذا وارث نہ ٹھہرا تو اے جاہل! کیا وارث کے لئے یہ ضرور ہے کہ مورث کا کل مال پائے، یوں تو عالم میں کوئی صدیق ان کا وارث نہ ٹھہرے گا، اور ارشاد اقدس ''إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ'' معاذ اللہ غلط بن کر محال ہو جائے گا، کہ اُن کا کل علم تو کسی کو مل ہی نہیں سکتا، اور اگر بفرضِ غلط شریعت وطریقت دوجُدا راہیں بنیں اور قطرہ دریا کی نسبت جانیں، جس طرح یہ جاہل بکتا ہے، جب بھی علمائے شریعت سے وراثت انبیاء کا سلب کرنا جُنون محض ہوگا، کیا ترکۂ مورث سے تھوڑا حصہ پانے والا وارث نہیں ہوتا، جسے ملا ان کے علم میں سے تھوڑا ہی ملا ﴿وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا﴾ (۱۴) اگر یہ شریعت طریقت کی معاذ اللہ برائی فرض کرلیں تو انصافاً حدیث اُن مسخرگانِ شیطان پر اُلٹی پڑے گی یعنی علمائے ظاہری وارثان انبیاء علیھم الصلوٰۃ والثناء ٹھہرینگے اور علمائے باطن عیاذاً باللہ اس سے محروم، انبیاء علیھم الصلوٰۃ والسلام نبی بھی ہوتے ہیں اور ولی بھی، اُن کے علومِ نبوت یہ ہیں جن کو شریعت کہتے ہیں جن کی طرف وہ عام امت کو دعوت کرتے ہیں اور علومِ ولایت وہ ہیں جن کو یہ جاہل طریقت کہتا ہے اور وہ خاص خاص لوگوں کو خُفیہ تعلیم ہوتے ہیں تو علمائے باطن کہ علومِ ولایت کے وارث ہوئے وارثانِ اولیاء ٹھہرے نہ کہ وارثانِ انبیاء، وارثانِ انبیاء یہی علمائے ظاہر رہے

جنہوں نے علوم نبوت پائے، مگر یہ اس جاہل کی اشد جہالت ہے، حاشانہ شریعت وطریقت دو راہیں نہ اولیاء کبھی غیر علماء ہو سکتے ہیں۔ علامہ مناوی ''شرح جامع صغیر'' پھر عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی ''حدیقہ ندیہ'' میں فرماتے ہیں امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

عِلمُ البَاطِنِ لَایُعرِفُه إلّا من عَرَفَ علمَ الظّاهِر.

علم باطن نہ جانے گا مگر وہ جو علم ظاہر جانتا ہے۔

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

وما اتخذ الله ولیًا جاهلاً

اللہ نے کبھی کسی جاہل کو اپنا ولی نہ بنایا۔

یعنی بنانا چاہا تو پہلے اُسے علم دے دیا اُس کے بعد ولی کیا کہ جو علم ظاہر نہیں رکھتا علم باطن کہ اس کا ثمرہ ونتیجہ ہے کیونکر پا سکتا ہے، حق سبحانہ وتعالیٰ کے متعلق بندوں کے لئے پانچ علم ہیں:

علم ذات، علم صفات، علم افعال، علم اسماء، علم احکام۔

ان میں ہر پہلا دوسرے سے مشکل تر ہے جو سب سے آسان علم احکام میں عاجز ہو گا سب سے مشکل علم ذات کیونکر پا سکے گا، اور قرآن شریف انہیں مطلقا وارث بتا رہا ہے، حتی کہ ان کے بے عمل کو بھی یعنی جبکہ عقائد حق پر مستقیم اور ہدایت کی طرف داعی ہو کہ گمراہ اور گمراہی کی طرف بلانے والا وارثِ نبی نہیں نائب ابلیس ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ ہاں ربّ عزّ وجلّ نے تمام علماءِ شریعت کو کہاں وارث فرمایا ہے، یہاں تک کہ ان کے بے عمل کو بھی، ہاں وہ ہم سے پوچھیے، مولیٰ عزّ وجلّ فرماتا ہے:

﴿ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ﴾ (۱۵)

''پھر ہم نے کتابِ کا وارث کیا اپنے چنے ہوئے بندوں کو تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہے اور کوئی متوسط حال کا اور کوئی بحکم خدا

بھلائیوں میں پیشی لے جانے والا یہی بڑا فضل ہے''۔

دیکھو بے عمل کہ گناہوں سے اپنی جان پر ظلم کر رہے ہیں انہیں بھی کتاب کا وارث بتایا اور نرا وارث ہی نہیں بلکہ اپنے چُنے ہوئے بندوں میں گِنا، احادیث میں آیا رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا:

سَابَقَنا سابقٌ و مُقتصدُنا نَاجٍ و ظالمنا مغفورٌ له و الحمد لله ربّ محمد الرّؤف الرّحيم عليه و علىٰ اٰله أفضل الصلوٰة و التسليم رواه العقيلی و ابن لال و ابن مردوية و البيهقی فی "البعث" و البغوی فی "المعالم" (١٦) عن أمير المؤمنين عمر، و البيهقی و ابن مردويه عن ابن عمر و ابن النجار عن أنس رضی الله تعالیٰ عنهم

ہم میں کا جو سبقت لے گیا وہ تو سبقت لے ہی گیا اور جو متوسط حال کا ہوا وہ بھی نجات والا ہے اور جو اپنی جان پر ظالم ہے اس کی بھی مغفرت ہے (والحمد للہ رب محمد الرؤف الرحیم علیہ وعلی آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔ اسے عقیلی، ابن لال، ابن مردویہ اور بیہقی نے ''بعث'' میں اور بغوی نے ''معالم'' میں امیر المؤمنین عمر سے اور بیہقی اور ابن مردویہ نے ابن عمر سے اور ابن نجار نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا۔ت)

عالمِ شریعت اگر اپنے علم پر عامل بھی ہو چاند ہے کہ آپ ٹھنڈا اور تمہیں روشنی دے ورنہ شمع ہے کہ خود جلے مگر تمہیں نفع دے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

مَثَلُ الَّذِی یُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَیرَ وَ یَنْسیٰ نَفْسَهُ مَثَلُ الْفَتِیْلَةِ تضیُٔ لِلنَّاسِ وَ تُحَرِّقُ نَفْسَهَا، رواه البزار (١٧) عن أبی هريرة و الطبرانی عن جندب بن عبدالله الأزدی و عن أبی برزة

١٦۔ معالم التنزيل، تحت آية ٣٢/٣٥، مصطفى البابی، مصر، ٣٠٢/٥

الأسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنھم بسندٍ حسنٍ

اس شخص کی مثال جو لوگوں کی خیر کی تعلیم دیتا اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اس فتیلہ کی طرح ہے کہ لوگوں کو روشنی دیتا ہے اور خود جلتا ہے، اس کو بزار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور طبرانی نے حضرت جندب بن عبداللہ ازدی اور حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بسندِ حَسن روایت کیا ہے۔ (ت)

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

إِذَا قَرَأَ الرَّجُلُ الْقُرْاٰنَ وَ احْتَشٰى مِنْ أَحَادِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَ كَانَتْ هُنَاكَ غَرِيْزَةٌ كَانَ خَلِيْفَةً مِنْ خُلَفَاءِ الْأَنْبِيَاءِ. رواه الإمام الرافعی فی "تاریخه" (۱۸) عن أبی أمامة رضی الله عنه

جب آدمی قرآن مجید پڑھ لے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں جی بھر کے حاصل کرے اور اس کے ساتھ طبیعت سلیقہ دار رکھتا ہو تو وہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نائبوں سے ایک ہے۔ (اسے امام رافعی نے اپنی تاریخ میں ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

دیکھو حدیث نے وارث تو وارث خلیفۃ الانبیاء ہونے کے لئے صرف تین شرطیں مقرر فرمائیں، قرآن و حدیث جانے اور ان کی سمجھ رکھتا ہو۔ خلیفہ و وارث میں فرق ظاہر ہے آدمی کی تمام اولاد اس کی وارث ہے مگر جانشین ہونے کی لیاقت ہر ایک میں نہیں۔

(۷) جب قرآن مجید نے سب وارثانِ کتاب کو اپنے چنے ہوئے بندے فرمایا، تو وہ قطعاً اللہ والے ہوئے اور جب اللہ والے ہوئے تو ضرور ربانی ہوئے، اللہ عزّ وجلّ فرماتا ہے:

﴿وَ لٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَ بِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ﴾ (۱۹)

۱۸۔ کنز العمال بحوالہ الرافعی فی تاریخہ، حدیث: ۲۸۶۹۴، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۰/ ۱۳۸

۱۹۔ القرآن الکریم، ۳/ ۷۹

''ربانی ہو جاؤ اس سبب سے کہ تم کتاب سکھاتے ہو اور اس لئے کہ تم پڑھتے ہو''۔

اور فرماتا ہے:

﴿اِنَّآ اَنۡزَلۡنَا التَّوۡرٰىةَ فِيۡهَا هُدًى وَّ نُوۡرٌ ۚ يَحۡكُمُ بِهَا النَّبِيُّوۡنَ الَّذِيۡنَ اَسۡلَمُوۡا لِلَّذِيۡنَ هَادُوۡا وَ الرَّبّٰنِيُّوۡنَ وَ الۡاَحۡبَارُ بِمَا اسۡتُحۡفِظُوۡا مِنۡ كِتٰبِ اللّٰهِ وَ كَانُوۡا عَلَيۡهِ شُهَدَآءَ﴾ (۲۰)

''بے شک ہم نے اُتاری توریت اس میں ہدایت و نور ہے اس سے ہمارے فرمانبردار نبی اور ربانی اور دانشمند لوگ یہودیوں پر حکم کرتے تھے یوں کہ وہ کتاب اللہ کے نگہبان ٹھہرائے گئے اور وہ اس سے خبردار تھے''۔

ان آیات میں اللہ عزّ وجلّ نے ربانی ہونے کی وجہ اور ربانیوں کی صفات اس قدر بیان فرمائی کہ کتاب پڑھنا پڑھانا اس کے احکام سے خبردار ہونا اس کی نگہداشت رکھنا اس کے ساتھ حکم کرنا، ظاہر ہے کہ یہ سب اوصاف علمائے شریعت میں ہیں تو وہ ضرور ربانی ہیں۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

ربّانیین: فقہاء مُعلّمین. رواہ ابن ابی حاتم (۲۱) عن سعید بن جبیر

ربّانی کے معنی ہیں فقیہ مدرس (اسے ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر سے روایت کیا۔ت)

نیز وہ اور ان کے تلامذہ امام مجاہد اور امام سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں:

ربّانیین: علماء فقہاء. رواہ عن ابن عباس ابن جریرۃ و ابن أبی حاتم و عن مجاھد ابن جریر و عن ابن جبیر

۲۰۔ القرآن الکریم، ۵/ ٤٤

۲۱۔ تفسیر القرآن العظیم لابن ابی حاتم تحت آیۃ ۳/ ۷۹، مکتبہ نزار مصطفی الباز، ریاض، ۲/ ٦٩١

الدارمی(۲۲) فی "سننه"

ربّانی عالم فقیہ کو کہتے ہیں۔ (اسے ابن عباس ابن جریرۃ وابن ابی حاتم سے اور مجاہد، ابن جریر و ابن جبیر دارمی کی "سنن" میں روایت کیا گیا۔ت)

(۸) جب کہ اللہ عزّ وجلّ علمائے شریعت کو اپنا چنا ہوا بندہ کہتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اپنا وارث، اپنا خلیفہ، انبیاء کا جانشین بتاتے ہیں تو انہیں شیطان نہ کہے گا مگر ابلیس یا اس کی ذرّیت کا کوئی منافق خبیث، یہ میں نہیں کہتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ثَلٰثَةٌ لَا يَسْتَخِفُّ بِحَقِّهِمْ إِلَّا مُنَافِقٌ بَيِّنُ النِّفَاقِ ذوا الشَّيْبَةِ فِي الْإِسْلَامِ وَ ذُو الْعِلْمِ وَ إِمَامٌ مُقْسِطٌ. رواه أبو الشيخ فى "التوبيخ" عن جابر و الطبرانى (۲۳) فى "الكبير" عن أبى أمامة رضى الله تعالىٰ عنهما بسند حَسَّنه الترمذى فى غير هذا الحديث

تین شخصوں کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر منافق، منافق بھی کون سا کھلا منافق، ایک بوڑھا مسلمان جسے اسلام ہی میں بڑھاپا آیا، دوسرا عالم دین، تیسرا بادشاہ مسلمان عادل۔ (اس کو ابوالشیخ نے "توبیخ" میں جابر اور طبرانی نے "کبیر" میں ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لَا يَبْغِي عَلَى النَّاسِ إِلَّا وَلَدُ بَغِيٍّ، وَ إِلَّا مَنْ فِيهِ عِرْقٌ مِنْهُ. رواه

۲۲۔ تفسير القرآن العظيم لابن أبى حاتم تحت آية ۷۹/۳، مكتبه نزار مصطفى الباز، رياض، ۶۹۱/۲۔ جامع البيان (تفسير ابن جرير) بحواله مجاهد و ابن عباس، المطبعة الميمنة، مصر، الجزء الثانى، ص۲۱۲۔ سنن الدارمى، باب فضل العلم و العالم، حديث۳۲۷، نشر السنّة، ملتان، ۸۱/۱

۲۳۔ المعجم الكبير، عن ابى امامة، حديث:۷۸۱۸، المكتبة الفيصلية، بيروت، ۲۳۸/۸۔ كنز العمال، بحواله أبى الشيخ فى "التوبيح"، حديث:۴۳۸۱۱، مؤسسة الرسالة، بيروت، ۳۲/۱۶

الطبرانی فی "الکبیر" (٢٤) عن أبی موسیٰ الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لوگوں پر زیادتی نہ کرے گا مگر ولد الزنا یا وہ جس میں اس کی کوئی رگ ہو (اسے طبرانی نے "کبیر" میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ت)

جب عام لوگوں پر زیادتی کے بارے میں یہ حکم ہے پھر علماء کی شان تو ارفع و اعلیٰ ہے بلکہ حدیث میں لفظ ناس فرمایا اور اس کے سچے مصداق علماء ہی ہیں۔ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی "احیاء العلوم" میں فرماتے ہیں: سُئِلَ ابنُ المبارک مَنِ النَّاس فَقَالَ: العُلَمَاء (٢٥) یعنی ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تلمیذ رشید عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حدیث وفقہ ومعرفت وولایت سب میں امام اجل ہیں ان سے کسی نے پوچھا کہ "ناس" یعنی آدمی کون ہے؟ فرمایا: علماء۔ امام غزالی فرماتے ہیں: "جو عالم نہ ہو امام ابن المبارک نے اسے آدمی نہ گنا اِس لئے کہ انسان اور چوپائے میں علم ہی کا فرق ہے، انسان اِس سبب سے انسان ہے، نہ جسم کے باعث کہ اُس کا شرف جسمانی طاقت سے نہیں کہ اونٹ اُس سے زیادہ طاقتور ہے، نہ بڑے جُثہ کے سبب کہ ہاتھی کا جثہ اُس سے بڑا ہے، نہ بہادری کے باعث کہ شیر اُس سے زیادہ بہادر ہے، نہ خوراک کی وجہ سے کہ بیل کا پیٹ اُس سے بڑا ہے، نہ جماع کی غرض سے کہ چڑوتا جو سب میں ذلیل چڑیا ہے اُس سے زیادہ جفتی کی قوت رکھتا ہے، آدمی تو صرف علم کے لئے بنایا گیا ہے اور اُسی سے اس کا شرف ہے۔ انتہی (٢٦)

(٩) بیانات بالا سے واضح ہے کہ علمائے شریعت ہرگز طریقت کے سدِّ راہ نہیں بلکہ وہی اُس کے فتح باب اور وہی اُس کے نگاہبانِ راہ ہیں، ہاں وہ طریقت جسے بندگانِ شیطان

٢٤۔ مجمع الزوائد بحوالہ الطبرانی، کتاب الخلافۃ باب فی عمال السوء الخ، دار الکتاب، بیروت، ٥/٢٣٣، ٦/٢٥٨۔ کنز العمال بحوالہ طب، حدیث:١٣٠٩٣، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، ٥/٣٣٣

٢٥۔ احیاء العلوم، کتاب العلم، الباب الأول، مطبعۃ المشہد الحسینی، قاہرہ، ١/٧

٢٦۔ إحیاء العلوم، کتاب العلم، الباب الأول، مطبعۃ المشہد الحسینی، قاہرہ، ١/٧

طریقت نام رکھیں اور اُسے علم شریعت محمد رسول اللہ ﷺ سے جُدا کریں علماء اس کے لے ضرور سدِّ راہ ہیں، علماء کیا خود اللہ عز وجل نے اُس راہ کو مسدُود و مردُود و ملعون و مطرود فرمایا، اوپر گزرا کہ علمائے شریعت کی حاجت ہر مسلمان کو ہر آن ہے اور طریقت میں قدم رکھنے والے کو اور زیادہ، ورنہ حدیث میں اُسے چکی کھینچنے والا گدھا فرمایا، تو اگر علماء نے تمہیں گدھا بننے سے روکا کیا گُناہ کیا۔

(۱۰) عَمرو کا اپنی خرافاتِ شیطانیہ توہینِ شریعت وسبّ وشتم علمائے شریعت علمائے مقامی و اولیائے ربّانی کی طرف نسبت کرنا اُس کا محض کذبِ مہین وافترائے لعین ہے، اُس کی خواہش کے مطابق ہم صرف اولیاء کرام قدست اسرارہم کے ارشادات عالیہ محض بطور نمونہ ذکر کریں جن سے شریعت مطہرہ کی عظمت ظاہر ہو اور یہ کہ طریقت اُس سے جُدا نہیں اور یہ کہ طریقت اُس کی محتاج ہے اور یہ کہ شریعت ہی اصل کار و مدار و معیار ہے، غرض جو بیانات ہم نے کئے اُن سب کا ثبوت وافی اور عَمرو کے دعاوی وخرافاتِ ملعونہ کا رَدّ کافی، وباللہ التوفیق

قول ۱: حضور پُر نور سیّد الافراد قطب الارشاد وغوثِ عالم قطبِ عالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

> لانزی لغیر ربّک وجودًا مع لزوم الحدود وحفظ الأوامر والنّواهی فان انخرم فیک شیء من الحدود فاعلم إنک مفتون قد لعب بک الشیطان فارجع إلی حکم الشّرع والزمه ودع عنک الهوی لأنّ کلّ حقیقة لاتشهد لها الشریعة فهی باطلة (۲۷)

غیر خدا کو موجود نہ دیکھنا اُس کے ساتھ ہو تو اُس کی باندھی ہوئی حدوں سے کبھی جُدا نہ ہو، اور اُس کے ہر امر ونہی کی حفاظت کرے اگر حدودِ شریعت سے کسی حدّ میں خلل آیا تو جان لے کہ تو فتنہ میں پڑا ہوا ہے بیشک شیطان تیرے ساتھ کھیل رہا ہے تو فوراً حکم شریعت کی طرف پلٹ

۲۷۔ الطبقات الکبریٰ للشعرانی، ترجمہ: ۲۴۸، سید عبد القادر الجیلی، مصطفیٰ البابی، مصر ۱/۱۳۱

آ اور اس سے لپٹ جا اور اپنی خواہش نفسانی چھوڑ اِس لئے کہ جس حقیقت کی شریعت تصدیق نہ فرمائے وہ حقیقت باطل ہے۔

سعادت مند کے لئے حضور پُر نور سید الاولیاء غوث العرفاء رضی اللہ عنہ کا ایک یہی ارشاد کافی ہے کہ اس میں سب کچھ جمع فرمادیا ہے، وللہ الحمد۔

قول۲: حضور پُر نور غوث الثقلین غیاث الکونین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

إذا وجدتَ فی قلبک بُغض شخصٍ أو حُبّه فاعرض أفعاله علی الکتٰب والسُّنة فإن کانت محبوبةً فیهما فأحبّه وإن کانت مکروهةً فاکرهه لئلا تحبّه بهواک وتبغضه بهواک قال اللّٰه: "وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی فَیُضِلَّکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ" (۲۸)

جب تو اپنے دل میں کسی کی دشمنی یا محبت پائے تو اُس کے کاموں کو قرآن وحدیث پر پیش، اگر اُن میں پسندیدہ ہوں تو اُس سے محبت رکھ اور اگر ناپسند ہوں تو کراہت، تاکہ اپنی خواہش سے نہ کوئی دوست رکھے نہ دشمن۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''خواہش کی پیروی نہ کر کہ تجھے بہکا دیگی خُدا کی راہ سے''۔

قول۳: حضور پُر نور غوث الاغواث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

الوِلایةُ ظلّ النُّبوَّة والنُّبوَّة ظلُّ الإلٰهیة وکرامة الولی استقامة فعلٍ علی قانون قول النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم (۲۹)

ولایت پرَتَو نبوّت ہے اور نبوّت پرَتو اُلوہیت، اور ولی کی کرامت یہ ہے کہ اُس کا فعل نبی ﷺ کے قول کے قانون پر ٹھیک اُترے۔

قول۴: حضور سیدنا محی الدین محبوب سُبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

۲۸۔ الطبقات الکبریٰ للشعرانی، ترجمه: ۲۴۸، سید عبد القادر الجیلی، مصطفیٰ البابی، مصر ۱۳۱/۱

۲۹۔ بهجة الأسرار، ذکر فصول من کلامه مرصعاً بشی، سید عبدالقادر الجیلی، مصطفیٰ البابی، مصر، ص ۳۹

الشرع حکم محق سیف سطرة قهره من خالفه وناواه واعتصمت بحبل حمایته وثیقات عری الإسلام وعلیه مدار أمر الدّارین وباسبابه انیطت منازل الکونین (۳۰)

شرع وہ ہے جس کے صولت قہر کی تلوار اپنے مخالف ومقابل کومٹادیتی ہے اور اسلام کی مضبوط رسیاں اس کی حمایت کی ڈوری پکڑے ہوئے ہیں، دوجہاں کے کام کامدار فقط شریعت پر ہے اور اُس کی ڈوریوں سے دونوں عالم کی منزلیں وابستہ ہیں۔

قول ۵: حضور پُرنور سیدنا بازاشہب شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

الشّریعة المُطهّرة المحمّدیّة ثمرة شجرة الملّة الإسلامیة، شمس أضائت بنورها ظلمة الکونین، اتباع شرعه یعطی سعادة الدّارین احذر أن تخرج من دائرته، إیاک أن تفارق إجماع أهله (۳۱)

شریعت پاکیزہ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم درختِ دینِ اسلام کا پھل ہے شریعت وہ آفتاب ہے جس کی چمک سے تمام جہاں کی اندھیریاں جگمگا اٹھیں شرع کی پیروی دونوں جہاں کی سعادت بخشی ہے خبرداراس کے دائرہ سے باہر نہ جانا خبرداراہلِ شریعت کی جماعت سے جُدانہ ہونا۔

قول ۶: حضور پرنور سیّدالاولیاءقطبُ الکونین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

أقرب الطُّرُق إلی الله تعالیٰ لزوم قانون العُبودیة و الاستمساک بعروة الشّریعة (۳۲)

اللہ عزّ وجلّ کی طرف سے سب سے زیادہ قریب راستہ قانون بندگی کو

۳۰۔ بهجة الأسرار، ذکر فصول من کلامه مرصعاً بشیء الخ، مصطفی البابی مصر، ص ۴۰

۳۱۔ بهجة الأسرار، ذکر فصول من کلامه مرصعاً بشیء الخ، مصطفی البابی، مصر، ص۴۹

۳۲۔ بهجة الاسرار، ذکر فصول من کلامه مرصعاً بشیء الخ، مصطفی البابی ، مصر، ص ۵۰

لازم پکڑنا اور شریعت کی گرہ کو تھامے رہنا ہے۔

قول ۷: حضور پر نور سیدنا وارث المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم غوث الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

تفقّه ثم اعتزل من عبد الله بغير علم كان ما يفسده أكثر ممّا يصلحه خُذ معك مصباح شرع ربّك (۳۳)

فقہ حاصل کر اُس کے بعد خلوت نشین ہو جو بغیر علم کے خُدا کی عبادت کرے وہ جتنا سنوارے گا اُس سے زیادہ بگاڑے گا، اپنے ساتھ شریعتِ الٰہیہ کی شمع لے لے۔

قول ۸: حضرت سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میرے پیر حضرت سرّی سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے دعا دی:

جعللك الله صاحبُ حديثٍ صوفياً و لا جعلك صوفياً صاحبَ حديثٍ (۳٤)

اللہ تعالیٰ تمہیں حدیث داں کر کے صوفی بنائے اور حدیث داں ہونے سے پہلے تمہیں صوفی نہ کرے۔

قول ۹: امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی اِس دعائے حضرت سیدی سرّی سقطی رضی اللہ تعالیٰ کی شرح فرماتے ہیں:

أشار إلى من حصل الحديث و العلم ثم تصوّف أفلح و من تصوّف قبل العلم خاطر بنفسه (۳۵)

حضرت سرّی سقطی رحمہ اللہ نے اِس طرف اشارہ فرمایا کہ جس سے پہلے حدیث وعلم حاصل کر کے تصوّف میں قدم رکھا وہ فلاح کو پہنچا اور

۳۳۔ بهجة الأسرار، ذكر فصول من كلامه مرصعاً بشئ الخ، مصطفى البابى، مصر، ص ۵۳

۳٤۔ إحياء العلوم، كتاب العلم، الباب الثانى، مطبعة المشهد الحسينى، قاهره، ۲۲/۱

۳۵۔ إحياء العلوم، كتاب العلم، الباب الثانى، مطبعة المشهد الحسينى، قاهره، ۲۲/۱

جس نے علم حاصل کرنے کے سے پہلے صوفی بننا چاہا اُس نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ)

قول ۱۰: حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی گئی کچھ لوگ زعم کرتے ہیں کہ:

إن التکالیف کانت وسیلةً الی الوُصول و قد وصلنا

یعنی احکامِ شریعت توُ وصول کا وسیلہ تھے اور ہم واصل ہو گئے اب ہمیں شریعت کی کیا حاجت ہے۔

فرمایا:

صدقوا فی الوُصول ولکن إلٰی سقروا الذی یسرق و یزنی خیر ممّن یعتقد ذٰلک و لو أنی بقیت ألفَ عامٍ ما نقصتُ من أورادی شیئًا إلّا بعذرٍ شرعیٍ (۳۶)

سچ کہتے ہیں کہ واصل ضرور ہوئے، کہاں تک، جہنم تک۔ چور اور زانی ایسے عقیدے والوں سے بہتر ہیں، میں اگر ہزار برس جیوں تو فرائض و واجبات تو بڑی چیز ہیں جو نوافل و مستحبات مقرر کر لئے ہیں، بے عذر شرعی اُن میں سے کچھ کم نہ کروں۔

قول ۱۱: حضرت سیدی ابو القاسم قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے رسالہ مبارکہ میں حضرت سیدی ابو القاسم جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں:

من لم یحفظ القراٰن و لم یکتب الحدیث لا یقتدیٰ به من هذا الأمر لأن علمنا هذا مقیّد بالکتاب و السُّنّة (۳۷)

جس نے نہ قرآن یاد کیا نہ حدیث لکھی یعنی جو علم شریعت سے آگاہ نہیں، دربارہ طریقت اس کی اقتداء نہ کریں اسے اپنا پیر نہ بنائیں کہ ہمارا یہ علم

۳۶۔ الیواقیت و الجواهر، المبحث السادس و العشرون، مصطفی البابی، مصر، ۱۵۱/۱

۳۷۔ الرسالة القشیریة، ذکر أبی القاسم الجنید بن محمد، مصطفی البابی، مصر، ص ۲۰

طریقت بالکل کتاب وسنّت کا پابند ہے۔

نیز فرمایا:

الطریق کلّها مسدودةٌ علی الخلق إلاَّ علی من اقتفی أثر الرّسول علیه الصّلوٰة و السّلام (۳۸)

خلق پر تمام راستے بند ہیں مگر وہ جو رسول اللہ ﷺ کے نشانِ قدم کی پیروی کرے۔

خلاف پیمبر کسے راہ گزید ۔ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

''جس نے پیغمبر کے خلاف راستہ اختیار کیا وہ ہرگز منزل مقصود پر نہ پہنچے گا''۔

قول۱۲: حضرت سیدنا ابو یزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمی بسطامی کے والد رحمہما اللہ تعالیٰ سے فرمایا: چلو اُس شخص کو دیکھیں جس نے اپنے آپ کو بنام ولایت مشہور کیا ہے وہ شخص مرجع ناس ومشہور بہ زُہد تھا، جب وہاں تشریف لے گئے اتفاقاً اس نے قبلہ کی طرف تھوکا، حضرت ابو یزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوراً واپس آئے اور اس سے سلام علیک نہ کی اور فرمایا:

هذا رجل غیر مأمونٍ علی أدبٍ من اٰداب رسول الله ﷺ فکیف یکون مأموناً علی ما یدعیه (۳۹)

یہ شخص رسول اللہ ﷺ کے آداب سے ایک ادب پر تو امین ہے نہیں، جس چیز کا اِدعا رکھتا ہے اُس پر کیا امین ہوگا۔

اور دوسری روایت میں ہے، فرمایا:

هذا رجل غیر مأمون علی أدب من اٰداب الشّریعة فکیف یکون أمینًا علی أسرار الحقّ (۴۰)

یہ شخص شریعت کے ایک ادب پر تو امین ہے نہیں، اسرارِ الٰہیہ پر کیونکر امین

۳۸۔ الرسالة القشیریة، ذکر ابی القاسم الجنید بن محمد، مصطفی البابی مصر، ص ۲۰

۳۹۔ الرسالة القشیریة، ذکر ابو یزید البسطامی، مصطفی البابی، مصر، ص ۱۵

۴۰۔ الرسالة القشیریة، باب الولایة، مصطفی البابی، مصر، ص ۲۰

ہوگا۔

قول ۱۳: نیز حضرت بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لو نظرتُم إلٰى رجل أعطى من الكرامات حتى يرتقى (و فى نسخة يتربع) فى الهواء فلا تغتروا به حتى تنظروا كيف تجدونه عند الأمر و النّهى و حفظ الحدود و آداب الشّريعة (٤١)

اگر تم کسی شخص کو دیکھو ایسی کرامت دیا گیا ہو کہ ہوا پر چار زانو بیٹھ سکے تو اُس سے فریب نہ کھانا جب تک یہ نہ دیکھو کہ فرض، واجب ومکروہ وحرام ومحافظتِ حدود وآدابِ شریعت میں اس کا حال کیسا ہے؟

قول ۱۴: حضرت ابو سعید خراز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حضرت ذوالنّون مصری سرّی سقطی رضی اللہ عنہما کے اصحاب اور سید الطائفہ جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقران سے ہیں فرماتے ہیں:

كلّ باطن يخالفه ظاهر فهو باطل (٤٢)

جو باطن کہ ظاہر اس کی مخالفت کرے وہ باطن نہیں باطل ہے۔

علامہ عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی اِس قول مبارک کی شرح میں فرماتے ہیں:

لأنّه وسوسةٌ شيطانيةٌ و زخرفةٌ نفسانيةٌ حيث خالف الظاهر (٤٣)

اِس لئے کہ جب اُس نے ظاہر کی مخالفت کی تو وہ شیطانی وسوسہ اور نفس کی بناوٹ ہے۔

قول ۱۵: حضرت سیدنا حارث محاسبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اکابر ائمہ اولیاء معاصرین حضرت سرّی سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں فرماتے ہیں:

من صحّح باطنه بالمراقبة و الإخلاص زيّن الله ظاهره

۴۱۔ الرسالة القشيرية، ذكر ابو يزيد البسطامى، مصطفى البابى، مصر، ص ١٥

۴۲۔ الرسالة القشيرية، ذكر ابو سعيد خراز، مصطفى البابى، مصر مصر، ص ٢٤

۴۳۔ الحديقة النّدية، الباب الاول، الفصل الثانى، مكتبه نوريه رضويه، فيصل آباد، ١/١٨٦

بالمجاهدة و اتباع السّنة (٤٤)

جواپنے باطن کومراقبہ اوراخلاص سے صحیح کرلے گا، لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کے ظاہر کومجاہدہ وپیروی سنّت سے آراستہ فرمادے۔

ظاہر ہے کہ انتفائے لازم کوانتفائے ملزوم ولازم تو ثابت ہوا کہ جس کا ظاہر زیورِ شرع سے آراستہ نہیں وہ باطن میں اللہ عزّ وجلّ کے ساتھ اخلاص نہیں رکھتا۔

قول ١٦: حضرت سیدنا ابوعثمان حیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ اُجلّہ اکابر اولیاء معاصرین حضرت سید الطائفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں، وقتِ انتقال اپنے صاجزادہ ابوبکر رحمہ اللہ تعالیٰ سے فرمایا:

خلاف السُّنّة يا بُنىّ فى الظاهر علامة رياء فى الباطن (٤٥)

اے میرے بیٹے! ظاہر میں سنّت کا خلاف اُس کی علامت ہے کہ باطن میں ریاکاری ہے۔

قول ١٧: نیز حضرت سعید بن اسماعیل حیری ممدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

الصحبة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم باتباع السُّنَّة و لزوم ظاهر العلم (٤٦)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زندگانی کا طریقہ یہ ہے کہ سنّت کی پیروی کرے اور علم ظاہر کولازم پکڑے۔

قول ١٨: حضرت سید ابوالحسین احمد بن الحواری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کوحضرت سید الطائفہ ریحانۃ الشام یعنی ملک شام کا پھول کہتے ہیں فرماتے ہیں:

من عمل عملاً بلا اتباع سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم فباطل عمله (٤٧)

جوکسی قسم کا کوئی عمل بے اتباعِ سنّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرے وہ عمل باطل ہے۔

٤٤۔ الرسالة القشيرية، ذكر حارث محاسبى، مصطفى البابى، مصر، ص ١٣

٤٥۔ الرسالة القشيرية، ذكر ابو عثمان سعيد بن اسماعيل الحيرى، مصطفى البابى، مصر، ص ٢١

٤٦۔ الرسالة القشيرية، ذكر ابو عثمان سعيد بن اسماعيل الحيرى، مصطفى البابى، مصر، ص ٢١

٤٧۔ الرسالة القشيرية، ذكر ابو الحسين احمد بن الحوارى، مصطفى البابى، مصر، ص ١٨

قول ۱۹: حضرت سیدی ابو حفص عمر حداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اکابر ائمہ عُرفا و معاصرین حضرت سرّی سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں فرماتے ہیں:

من لم یزن أفعاله و أحواله فی کلّ وقت بالکتاب و السُّنّة و لم یتّهم خواطره فلا تعده فی دیوان الرّجال (۴۸)

جو ہر وقت اپنے تمام کام احوال کوقرآن وحدیث کی میزان میں نہ تولے اوراپنے وارداتِ قلب پراعتماد کرلےاُسے مردوں کے دفتر میں نہ گِن۔

راوی کم ززن لاف مردی مزن

قول ۲۰: حضرت سیدنا ابوالحسین احمد نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوحضرت سرّی سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصحاب اور حضرت سید الطائفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقران سے ہیں فرماتے ہیں:

مَن رأیته یدعی مع الله حاله تخرجه عن حد العلم الشرعی فلا تقربن منه (۴۹)

توجسے دیکھے کہ اللہ عزوجل کے ساتھ ایسے حال کا ادعا کرتا ہے جواسے علم شریعت کی حد سے باہر کرے اس کے پاس نہ پھٹک۔

قول ۲۱: حضرت سیدی ابوالعباس احمد بن محمد الآدمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوسید الطائفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقران سے ہیں، فرماتے ہیں:

من الزم نفسه آداب الشریعة نور الله تعالیٰ قلبه بنور المعرفة و لا مقام اشرف من مقام متابعة الحبیب ﷺ فی اوامره و افعاله و اخلاقه (۵۰)

جواپنے اوپر آدابِ شریعت لازم کرے اللہ تعالیٰ اس کے دل کونورِ

۴۸۔ الرسالة القشیریة، ذکر ابو حفص عمر الحداد، مصطفی البابی، مصر، ص۱۸

۴۹۔ الرسالة القشیریة، ذکر ابو الحسین احمد نوری، مصطفی البابی، مصر، ص۲۱

۵۰۔ الرسالة القشیریة، ذکر ابو العباس احمد بن محمد الآدمی، مصطفی البابی، مصر، ص۲۵

معرفت سے روشن کردے گا اور کوئی مقام اس سے بڑھ کر معظم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام، افعال، عادات سب میں حضور کی پیروی کی جائے۔

قول ۲۲: حضرت سیدنا ممشاد دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرجع سلسلہ چشتیہ بہشتیہ فرماتے ہیں:

ادب المرید حفظ آداب الشرع علی نفسه (۵۱)

مرید کا ادب یہ ہے کہ آداب شرع کی اپنے نفس پر محافظت کرے۔

قول ۲۳: حضرت سیدنا سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

التصوف اسم لثلاث معان و هو الذی لا یطفئ نور معرفته نور ورعه و لا یتکلّم بباطن فی علم ینقضه ظاهر الکتٰب او السُّنّة و لا تحمله الکرامات علی هتک استار محارم الله تعالیٰ (۵۲)

تصوف تین وصفوں کا نام ہے ایک یہ کہ اس کا نورمعرفت اس کے نور ورع کو نہ بجھائے، دوسرے یہ کہ باطن سے کسی ایسے علم میں بات نہ کرے کہ ظاہر قرآن یا ظاہر سنت کے خلاف ہو، تیسرے کہ کرامتیں اسے ان چیزوں کی پردہ دری پر نہ لائیں جو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمائیں۔

قول ۲۴: حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدی ابوسلیمان دارانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ربما یقع فی قلبی النکتة من نکت القوم ایاما فلا اقبل منه الا بشاهدین عدلین الکتاب و السنة (۵۳)

بارہا میرے دل میں تصوف کو کوئی نکتہ مدتوں آتا ہے جب تک قرآن و

۵۱۔ الرسالة القشیریة، ذکر ممشاد الدنیوری، مصطفی البابی، مصر، ص ۲۷

۵۲۔ الرسالة القشیریة، ذکر ابو الحسن عن سری بن المغلس السقطی، مصطفی البابی، مصر، ص ۱۱

۵۳۔ الرسالة القشیریة، ذکر ابو سلیمان عبدالرحمن بن عطیه الدارانی، مصطفی البابی، مصر، ص ۱۵

حدیث دو گواہ عادل اس کی تصدیق نہیں کرتے میں قبول نہیں کرتا۔

دوسری روایت میں ہے، فرمایا:

ربما ینکث الحقیقة فی قلبی اربعین یوماً فلا آذن لها ان تدخل فی قلبی الا بشاهدین من الکتاب و السنة (٥٤)

بارہا کوئی نکتہ حقیقت میرے دل میں چالیس چالیس دن کھٹکتا رہتا ہے، جب تک کتاب وسنت کے دو گواہ اس کے ساتھ نہ ہوں اپنے دل میں داخل ہونے کا اسے اِذن نہیں دیتا۔

قول ۲۵: حضرت عالی منزلت امام طریقت سیدنا ابو علی رود باری بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اجلہ خلفائے حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں حضرت عارف باللہ سیدنا استاذ ابو القاسم قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مشائخ میں ان کے برابر علمِ طریقت کسی کو نہ تھا، اس جناب گردوں قباب سے سوال ہوا کہ ایک شخص مزامیر سنتا ہے اور کہتا ہے یہ میرے لئے حلال ہیں اس لئے کہ میں ایسے درجے تک پہنچ گیا ہوں کہ احوال کے اختلاف کا مجھ پر کچھ اثر نہیں ہوتا، فرمایا:

نعم و قد وصل و لکن الی سقر (٥٥)

ہاں پہنچا تو ضرور ہے مگر جہنم تک۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ

قول ۲۶: حضرت سیدی ابو عبد الجلہ محمد بن خفیف ضبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

التصوف تصفیة القلوب و ذکر اوصافا لی ان قال و اتباع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الشریعة (٥٦)

تصوف اس کا نام ہے کہ دل صاف کیا جائے اور شریعت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

٥٤۔ نفحات الانس، ذکر ابو سلیمان عبدالرحمن بن عطیه الدارانی، انتشارات کتابفروشی محمودی تهران، ایران، ص ٤٠

٥٥۔ الرسالة القشیریة، ابو علی احمد بن محمد روذباری، مصطفی البابی، مصر، ص ٢٨

٥٦۔ الطبقات الکبریٰ للشعرانی، ذکر ابی عبدالله بن محمد الضبی، مصطفی البابی، مر، ١٢١/١

پیروی ہو۔

قول ۲۷: امام اجل باللہ ابو بکر محمد ابراہیم بخاری کلاباذی قدس سرہ نے کتاب التعرف لمذہب التصوف جس کی شان میں اولیاء نے فرمایا: لو لا التعرف لما عرف التصوف (کتاب تعرف نہ ہوتی تو تصوف نہ پہچانا جاتا) تصوف کی ایسی ہی تعریف حضرت سید الطائفہ جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرمائی کہ تصوف ان ان اوصاف کا نام ہے، ان میں ختم اس پر فرمایا کہ:

و اتباع الرسول صلی اللہ علیہ وسلم فی الشریعة (۵۷)

شریعت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع۔

سول ۲۸: حضرت سیدی ابو القاسم نصر ابا ذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ حضرت سید نا ابو بکر شبلی و حضرت سید نا ابو علی رود باری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اجلّہ اصحاب سے ہیں فرماتے ہیں:

التصوف ملازمة الکتاب و السنة الخ (۵۸)

تصوف کی جڑ یہ ہے کہ کتاب و سنت کو لازم پکڑے رہے۔

قول ۲۹: حضرت سیدی جعفر بن محمد خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرید و خلیفہ حضرت سید الطائفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لا اعرف شیئا افضل من العلم باللہ و باحکامه فان الاعمال لا تزکوا الا بالعلم و من لا علم عنده فلیس له عمل و بالعلم عرف اللہ و اطیع و لایکره العلم الا منقوص (۵۹)

میں کوئی چیز معرفتِ الٰہی و علم احکامِ الٰہی سے بہتر نہیں جانتا، اعمال بے علم

۵۷۔ التعرف لمذهب التصوف

۵۸۔ الطبقات الکبریٰ للشعرانی، ذکر ابی القاسم ابراهیم بن محمد النصر اباذی، مصطفی البابی، مصر، ۱۲۳/۱

۵۹۔ الطبقات الکبریٰ للشعرانی، ذکر سید جعفر بن محمد الخواص، مصطفی البابی، مصر، ۱۱۸/۱، ۱۱۹

کے پاس نہیں ہوتے، بے علم کے سب عمل برباد ہیں، علم ہی سے اللہ کی معرفت و معرفتِ اطاعت ہوئی، علم کو وہ ہی ناپسند رکھے گا جو کم بخت ہو۔

قول ۳۰: حضرت سید داؤد کبیر ماخلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ ولی اللہ و عالمِ جلیل حضرت سید محمد وفا شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیر و مرشد ہیں، فرماتے ہیں:

قلوب علماء الظاهر و سائط بين عالم الصفاء و مظاهر الاكدار رحمة بالعامة الذين لم يصلوا الى ادراك المعانى الغيبية و الادراكات الحقيقة (٦٠)

علماءِ ظاہر کے دل عالم صفا و مظہر تکدر کے اندر واسطہ ہیں ان عام خلائق پر رحمت کے لئے کہ معانی غیب و علوم حقیقت تک جن کی رسائی نہ ہو۔

یہ صراحۃً وراثت نبوت کی شان ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اس لئے بھیجے جاتے ہیں کہ خالق و خلق میں واسطہ ہوں، ان خلائق پر رحمت کے لئے بارگاہِ غیب و حقیقت تک جن کی رسائی نہیں۔

قول ۳۱: حضرت سیدنا شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سردار سلسلہ سہروردیہ اپنی کتاب مستطاب میں فرماتے ہیں:

قوم من المفتونين لبسوا لبسة الصوفية لينتسبوا بها الى الصوفية و ما هم من الصوفية بشئ بل هم فى غرور غلط يزعمون ان ضمائرهم خلصت الى الله تعالىٰ و يقولون هذا هو الظفر بالمراد و الارتسام بمر اسم الشريعة رتبة العوام و هذا هو عين الالحاد و الزندقة و الابعاد فكل حقيقة ردتها الشريعة فهى زندقة (٦١)

٦٠۔ الطبقات الکبریٰ للشعرانی، ترجمہ:۲۸۹، مصطفی البابی، مصر، ۱/۱۹۰

٦١۔ عوارف المعارف، الباب التاسع فی ذکر من الصوفیة الخ، مطبوعة المشهد الحسینی، قاہرہ، ص ۷۱، ۷۲

یعنی کچھ فتنہ کے مارے ہوؤں نے صوفیوں کا لباس پہن لیا ہے کہ صوفی کہلائیں حالانکہ ان کو صوفیہ سے کچھ علاقہ نہیں بلکہ وہ غرور غلط میں ہے بکتے ہیں کہ ان کے دل خالص خدا کی طرف ہو گئے ہیں اور یہی مراد کو پہنچ جانا ہے اور رسومِ شریعت کی پابندی عوام کا مرتبہ ہے، ان کا یہ خاص الحاد و زندقہ اللہ کی بارگاہ سے دور کیا جانا ہے اس لئے کہ جس حقیقت کو شریعت ردّ فرمائے وہ حقیقت نہیں بے دینی ہے۔

پھر جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد نقل فرمایا کہ جو چوری اور زنا کرے وہ ان لوگوں سے بہتر ہے۔(٦٢)

قول ٣٢: نیز حضرت شیخ الشیوخ سہروردی رضی اللہ عنہ کتاب مستطاب اعلام الہدی و عقیدہ ارباب التقیٰ میں عقیدہ کرامات اولیاء بیان کر کے فرماتے ہیں:

و من ظهر له و على يده من المخترقات و هو علىٰ غير الالتزام باحكام الشريعة نعتقد انه زنديق و ان الذى ظهر له مكر و استدراج (٦٣)

ہمارا عقیدہ ہے کہ جس کے لئے اور اس کے ہاتھ پر خوارق عادات ظاہر ہوں اور وہ احکامِ شریعت کا پورا پابند نہ ہو وہ شخص زندیق ہے اور وہ خوارق کہ اس کے ہاتھ پر ظاہر ہوں مکر واستدراج ہے۔

قول ٣٣: حضرت سیدنا امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی فرماتے ہیں:

فرقة ادعت المعرفة و الوصول و لا يعرف (احدهم) هذه الامور الا بالاسامى و يظن ان ذلک اعلىٰ من علم الاوللين

٦٢۔ عوارف المعارف، الباب التاسع فی ذکر من الصوفیة الخ، مطبوعة المشهد الحسینی، قاهره، ص ٧١، ٧٢

٦٣۔ نفحات الانس بحواله اعلام الهدی، از انتشارات کتاب فروش محودی، تهران، ایران، ص ٢٦

و الأخرين فينظر الى الفقهاء و المفسرين و المحدثين بعين الازرأو يستحقر بذلک جميع العباد و العلماء و يدعى لنفسه انه الواصل الى الحق و هو عند الله من الفجّار و المنافقين اھ (ملخصاً) (٦٤)

مختصراً ایک گروہ معرفت ووصول کا دعویٰ رکھتا ہے حالانکہ معرفت ووصول کا نام ہی نام جانتا ہے، اور گمان کرتا ہے کہ یہ سب اگلے پچھلوں کے علم سے اعلیٰ ہے تو وہ فقیہوں، مفسروں، محدثوں سب کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور تمام مسلمانوں اور علماء کو حقیر جانتا ہے، اپنے واصل بخدا ہونے کا اِدعا کرتا ہے، حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک فاجروں اور منافقوں میں سے ہے۔اھ

قول ۳۴: حضرت سیدنا شیخ اکبر محی الدین محمد بن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحاتِ مکیہ میں فرماتے ہیں:

اياک ان ترمى ميزان الشرع من يدک فى العلم الرسمى بل بادر الى العمل بكل ما حكم به و ان فهمت منه خلاف ما يفهمه الناس مما يحول بينک و بين امضاء ظاهر الحكم به فلا تعول عليه فانه مكر الٰهى بصورت علم الٰهى من حيث لا تشعر (٦٥)

خبردار علمِ ظاہر میں جو شرع کی میزان ہے اسے ہاتھ سے نہ پھینکنا بلکہ جو کچھ اس کا حکم ہے فوراً اس پر عمل کر، اور اگر عام علماء کے خلاف تیری سمجھ میں اس سے کوئی ایسی چیز آئے جو ظاہر شرع کا حکم نافذ کرنے سے تجھے

٦٤۔ احياء العلوم، كتاب ذم الغرور بيان اصناف المغترين الخ، الصنف الثالث، المشهد الحسينى، قاهره، ٤٠٥/٣

٦٥۔ اليواقيت و الجواهر، الفصل الرابع، مصطفى البابى، مصر، ٢٦/١

روکنا چاہے تو اس پر اعتماد نہ کرنا وہ علم الٰہی کی صورت میں ایک مکر ہے جس کی تجھے خبر نہیں۔

قول ۳۵: نیز حضرت سیدی محی الدین ابنِ عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات میں فرماتے ہیں:

اعلم ان میزان الشرع الموضوعة فی الارض هی ما بایدی العلماء من الشریعة فمهما خرج ولی عن میزان الشرع المذکورة مع وجود عقل التکلیف وجب الانکار علیه (٦٦)

یقین جان کر میزان شرع جو اللہ عز وجل نے زمین میں مقرر فرمائی ہے وہ یہی ہے جو علماء شریعت کے ہاتھ میں ہے تو جب کبھی کوئی ولی اس میزانِ شرع سے باہر نکلے اور اس کی عقل کا مدار احکام شرعیہ ہے باقی ہو تو اس پر انکار واجب ہے۔

قول ۳۶: نیز حضرت بحر الحقائق ممدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اعلم ان موازین الولیاء المکملین لا تخطی الشریعة ابدا فهم محفوظون من مخالفة الشریعة الخ (٦٧)

یقین جان کہ اولیاء مرشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی میزانیں کبھی شریعت سے خطا نہیں کرتیں وہ مخالفِ شرع سے محفوظ ہیں۔

قول ۳۷: نیز حضرت خاتم الولایۃ المحمدیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اعلم أن عین الشّریعة هی عین الحقیقة إذا الشّریعة لها دائرتان علیا و سُفلیٰ فالعلیا لأهل الکشف و السُّفلیٰ لأهل الفکر فلما فتش أهل الفکر علی ما قال أهل الکشف فلم

٦٦۔ الیواقیت و الجواهر، الفصل الرابع، مصطفی البابی، مصر، ١/٢٦

٦٧۔ الیواقیت و الجواهر، الفصل الرابع، مصطفی البابی، مصر، ١/٢٦، ٢٧

يجدوه في دائرة فكرهم قالوا هذا خارج عن الشّريعة فأهل الفكر ينكرون على أهل الكشف و أهل الكشف لاينكرون على أهل الفكر من كان ذا كشف و فكر فهو حكيم الزمان فكما أن علوم أهل الكشف فهما متلازمان و لكن لما كان الجامع بين الطرفين عزيزاً فرق أهل الظاهر بينهما (٦٨)

یقین جان کہ شریعت ہی کا چشمہ حقیقت کا چشمہ ہے اس لئے کہ شریعت کے دو دائرے ہیں ایک اوپر اور ایک نیچے، اوپر کا دائرہ اہلِ کشف کے لئے ہے اور نیچے کا اہلِ فکر کے لئے۔ اہل فکر جب اہلِ کشف کے اقوال کو تلاش کرتے اور اپنے دائرہ فکر میں نہیں پاتے تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ قول شریعت سے باہر ہے، تو اہلِ فکر اہلِ کشف پر معترض ہوتے ہیں مگر اہلِ کشف اہلِ فکر پر انکار نہیں رکھتے، جو کشف وفکر دونوں رکھتا ہے وہ اپنے وقت کا حکیم ہے، پس جس طرح علوم فکر شریعت کا ایک حصہ ہیں یونہی علوم اہلِ کشف بھی، تو وہ دونوں ایک دوسرے کو لازم ہیں اور جب کہ دونوں کناروں کا جامع نادر ہے، لہٰذا ظاہر بینوں نے شریعت و حقیقت کو خُدا سمجھا۔

سبحان اللہ! اہلِ ظاہر اگر علومِ حقیقت کو نہ سمجھیں، عذر رکھتے ہیں کہ شریعت کے دائرے زیریں میں ہیں، مدعی ولایت جو علمِ ظاہر سے منکر ہو معلوم ہو قطعاً جھوٹا کذاب فریبی کہ اگر دائرہ بالا تک پہنچتا تو دائرہ زیریں سے جاہل نہ ہوتا، جڑ والے اگر شاخ تراشیں اصل درخت قائم رہے، مگر بلند شاخ تک پہنچے والے جڑ کاٹیں تو اُن کی ہڈی پسلی کی خیر نہیں۔ اس عبارت شریفہ سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ اہل ظاہر اگر شریعت وحقیقت کو جُدا سمجھیں، اُن کی غلطی مگر وہ اپنے علم میں کاذب نہیں اور مدّعی تصوّف اگر انہیں جُدا بتائے تو قطعاً دروغ باف ولاف زن ہے۔

٦٨۔ اليواقيت و الجواهر، الفصل الرابع، مصطفى البابى، مصر، ٢٦/١

قول ۳۸: نیز حضرت لسان القوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لا يتعدّى كشفُ الولى فى العلوم الإلٰهية فوق ما يعطيه كتاب نبيّه و وحيه، قال الجنيد فى هذا المقام: علمنا هذا مقيّد بالكتاب و السُّنَّة و قال الأخر: كلّ فتح لا يشهد له الكتاب و السُّنَّة فليس بشئ فلا يفتح لولى قطّ إلا فى الفهم فى الكتاب العزيز فلهذا قال تعالىٰ "مَا فَرَّطْنَا فِى الْكِتَابِ مِنْ شَىْءٍ" و قال سبحانه فى ألواح موسىٰ "وَ كَتَبْنَا لَهُ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ" الآية فلا تخرج علم الولى جملة واحدة عن الكتاب و السُّنّة فإن خرج أحد عن ذٰلك فليس بعلم و لا علم ولاية معاً بل إذا حققّتَه وجدتَه جهلاً (٦٩)

عُلومِ الٰہیہ میں ولی کا کشف اُس علم سے تجاوز نہیں کر سکتا جو اُس کے نبی کی وحی و کتاب عطا فرمارہی ہے اِس مقام میں جنید نے فرمایا "ہمارا یہ علم کتاب و سنت کا مقید ہے"، اور ایک عارف نے فرمایا "جس کشف کی شہادت کتاب و سنت نہ دیں وہ محض لاشیٔ ہے تو ہرگز ولی کے لئے کچھ کشف نہیں ہوتا مگر قرآن عظیم کے فہم میں"، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا" اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام کی تختیوں کو فرماتا ہے "ہم نے اس کے لئے الواح میں ہر چیز سے کچھ بیان لکھ دیا"، تو سوبات کی ایک بات یہ ہے کہ ولی کا علم کتاب و سنت سے باہر نہ جائے گا، اگر کچھ باہر جائے تو وہ علم ہوگا نہ کشف، بلکہ تحقیق کرے تو تجھے ثابت ہو جائے گا کہ وہ جہالت تھا۔

٦٩۔ الفتوحات المكية لابن عربى، الباب الرابع عشر و ثلثمائة فى معرفة الخ، دار احياء التراث العربى، بيروت، ٥٦/٣

قول ۳۹: نیز حضرت عین الکاشفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اعلم أیدک الله إن الکرامة من الحقّ من اسمه "البرّ" فلا تکون إلا للأبرار و هی حسیّة و معنویّة، فالعامة ما تعرف إلا الحسّیة مثل الکلام علی الخاطر و الأخبار المغیبات الماضیة و الکائنة و الاٰتیة المشی علی الماء و اختراق الهوا وطی الأرض و الاحتجاب عن الأبصار و معنویّة لا یعرفها إلا الخواص وهی أن تحفظ علیه اٰداب الشّریعة و یوفق لإتیان مکارم الأخلاق و اجتباب سفسافها و المحافظة علی أداء الواجبات مطلقًا فی أوقاتها فهذا کرامات لا یدخلها مکر و لا استدراج و الکرامات التی ذکرنا أن العامة تعرفها فکلّها یمکن أن یدخلها المکر الخفي ثم لا بد أن تکون نتیجة عن استقامة أو تنتج استقامة و إلا فلیست بکرامة و المعنویّة لا یدخلها شئ ممّا ذکرنا فإن العلم یصحبها و قوّة العلم و شرفه تعطیک أن المکر لا یدخلها فإن الحدود الشّرعیّة لا تنصب حبالة للمکر الإلٰهی فإنها عین الطریق الواضحة إلی نیل السّعادة لأن العلم هو المطلوب و به تقع المنفعة و لو لم یعمل به فإنه لا یستوی الذین یعلمون و الذین لا یعلمون فالعلماء هم الأمنون من التلبیس اھ (۷۰) باختصار

یقین جان اللہ تیری مدد کرے کہ کرامت حق سبحانہ کے نام "بر"، یعنی محسن کی بارگاہ سے آتی ہے تو اسے صرف ابرار نکوکار ہی پاتے ہیں اور وہ دو قسم ہے: محسوس ظاہری و معقول معنوی، عوام صرف کرامات محسوسہ کو

۷۰۔ الفتوحات المکیة لابن عربی، الباب الرابع و الثمانون و مائة، دار احیاء الترا ث العربی، بیروت، ۳۶۹/۲

جانتے ہیں جیسے کسی کو دل کی بات بتا دینا، گزشتہ وموجودہ وآئندہ غیبوں کی خبر دینا، پانی پر چلنا، ہوا پر اُڑنا، صدہا منزل زمین ایک قدم میں طے کرنا، آنکھوں سے چھپ جانا کہ سامنے موجود ہوں اور کسی کو نظر نہ آئیں اور کرامات معنویہ کو صرف خواص پہچانتے ہیں وہ یہ ہیں کہ اپنے نفس پر آداب شرعیہ کی حفاظت رکھے، عمدہ خصلتیں حاصل کرنے اور بُری عادتوں سے بچنے کی توفیق دیا جائے تمام واجبات ٹھیک ادا کرنے پر التزام رکھے، ان کرامتوں میں مکر واستدراج کو دخل نہیں اور کرامتیں جنہیں عوام پہچانتے ہیں ان سب میں مکر نہاں کی مداخلت ہو سکتی ہے پھر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ظاہری کرامتیں استقامت کا نتیجہ ہوں یا خود استقامت پیدا کرے ورنہ کرامت نہ ہوگی اور کرامت معنویہ میں مکر و استدراج کی مداخلت نہیں اس لئے کہ علم ان کے ساتھ ہے علم کا شرف خود ہی تجھے بتائے گا کہ اُن میں مکر کا دخل نہیں اِس لئے کہ شریعت کی حدّیں کسی کے لئے مکر کا پھندا قائم نہیں کرتیں اِس وجہ سے کہ شریعت سعادت پانے کا عین صاف وروشن راستہ ہے، علم ہی مقصود ہے اور اسی نے نفع پہنچانا ہے اگرچہ اس پر عمل نہ ہو کہ مطلقاً ارشاد ہوا ہے کہ ''عالم و بے علم برابر نہیں'' تو علماء ہی مکر واشتباہ سے امان میں ہے وبس

قول ۴۰: حضرت سیدی ابراہیم دسوقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کہ اقطابِ اربعہ سے ہیں یعنی اُن چہار میں جو تمام اقطاب میں اعلیٰ وممتاز گنے جاتے ہیں، اول حضور پُر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، دوم سید احمد رفاعی، سوم حضرت سید احمد کبیر بدوی، چہارم حضرت سیدی ابراہیم دسوقی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ونفعنا برکاتھم فی الدنیا والآخرۃ) فرماتے ہیں:

الشريعة هى الشجرة و الحقيقة هى الثمرة (۷۱)

۷۱۔ الطبقات الکبریٰ، ترجمہ ابراھیم الدسوقی ۲۹۸۶، مصطفی البابی، مصر، ۱/۱۶۹

شریعت درخت ہے اور حقیقت پھل ہے۔

درخت وثمر کی نسبت بھی وہی بتا رہی ہے کہ درخت قائم ہے تو اصل ہے مگر جو اصل کاٹ بیٹھا وہ نرا محروم ومردود ہے، پھر اس مثال کی بھی وہی حالت ہے جو ہم منبع و بحر میں بیان کر آئے، درخت کٹ جائے تو آئندہ پھل کی اُمید نہ رہی مگر جو پھل آچکے ہیں یہاں درخت کے کٹتے ہی آئے ہیں پھل بھی فنا ہو جاتے ہیں اور فنا ہوتے ہی پھر بس نہیں بلکہ انسان کا دشمن ابلیس لعین غلیظ اور گوبر کے پھل جادو سے بنا کر اُس کے منہ میں دیتا ہے اور یہ اپنی حالت میں انہیں ثمرِ حقیقت جان کر خوش خوش نِگلتا ہے، جب آنکھ بند ہوگئی اُس وقت کُھلے گا کہ منہ میں کیا بھرا تھا والعیاذ باللہ تعالیٰ ان درختوں میں قریب تر مثال پان اور اس کی بیل کی ہے، خوشبو، خوشرنگ، خوش ذائقہ، مفرح، مقوی دل و دماغ، مصفی خون مطیب نکہت وجہ سرخروئی، باعث زینت، اور پھر عجیب خاصہ یہ کہ بیل سوکھے تو اس کے پان جہاں جہاں ہوں معاً سوکھ جائیں گے، یہ ایک ادنیٰ مثال شریعت وحقیقت یا اس جاہل کے طور پر شریعت و طریقت کی ہے۔

قول ۴۱: عارف باللہ حضرت سیدی علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیر ومرشد امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی فرماتے ہیں:

علم الکشف اخبار بالأمور علی ما ھی علیہ فی نفسھا و ھذا إذا حققتَہ وجدتّہ لا یخالف الشّریعة فی شئ بل ھو الشّریعة بعینھا (۷۲)

یعنی، علم کشف یہ ہے کہ اشیاء جس طرح واقع وحقیقت میں ہیں اسی طرح ان سے خبر دے اسے اگر تو تحقیق کرے تو اصلاً کسی بات میں شریعت کے خلاف نہ پائے گا بلکہ وہ عین شریعت ہے۔

قول ۴۲: نیز ولی ممدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

۷۲۔ میزان الشریعة الکبریٰ، فصل فی بیان استحالہ خروج شئ الخ، مصطفی البابی، مصر، ۱/ ٤٤

جمیع مصابیح علماء الظّاهر و الباطن قد اتقدت من نور الشّریعة فما من قول من أقوال المجتهدین و مقلّدیهم لا و هو مؤیّد بأقوال أهل الحقیقة لا شکّ عندنا فی ذٰلک (٧٣)

علمائے ظاہر ہوں خواہ علمائے باطن سب کے چراغ شریعت ہی کے نور سے روشن ہیں، تو ائمہ مجتہدین اور اُن کے مقلّدین کسی کا کوئی قول ایسا نہیں کہ اہلِ حقیقت کے اقوال اس کی تائید نہ کرتے ہوں ہمارے نزدیک اس میں کوئی شک نہیں۔

نیز فرمایا:

إمداد قلبه ﷺ لجمیع قلوب علماء أمته فما اتقد مصباح عالم إلا عن مشکوٰة نور قلب رسول الله ﷺ (٧٤)

تمام علمائے اُمت کے دلوں کو رسول اللہ ﷺ کے قلبِ اقدس سے مدد پہنچتی ہے تو ہر عالم کا چراغ حضور ہی کے نور باطن کے شمع دان سے روشن ہے۔

قول ۴۳: نیز ہی مفتوح ممدوح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

علم الکشف الصحیح لا یأتی قطّ إلّا موافقًا للشّریعة المطهّرة (٧٥)

سچا علم کشف کبھی نہیں آتا مگر شریعت مطہرہ کے موافق۔

٧٣۔ المیزان الکبریٰ للشعرانی، فصل فی بیان استحاله خروج شیٔ الخ، مصطفی البابی، مصر، ١/٤٥

٧٤۔ المیزان الکبریٰ للشعرانی، فصل فی بیان استحاله خروج شیٔ الخ، مصطفی البابی، مصر، ١/٤٥

٧٥۔ المیزان الکبریٰ للشعرانی، فصل فان قال قائل ان احداً لا یحتاج الی ذوق الخ، مصطفی البابی، مصر، ١/١٢

قول ۴۴: حضرت سیدی افضل الدین اجل خلفائے سیدی علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں:

کلّ حقیقة شریعة و عکسه (۷۶)

حقیت عین شریعت ہے اور شریعت عین حقیقت۔

قول ۴۵: امام اجل عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی فرماتے ہیں:

إن الله تعالیٰ قد أقدر إبلیس کما قال الغزالی وغیرہ علی أن یقیم للمکاشف صورة المحل الذی یأخذ علمه منه من سماء أو عرش أو کرسی أو قلم أو لوح فربما ظنّ المکاشف أن ذٰلک العلم عن الله عزّ وجلّ فأخذ به فضل فاضل فمن هنا أوجبوا علی المکاشف أنه یعرض ما أخذه من العلم من طریق کشفه علی الکتاب و السُّنَّة قبل العمل به فإن وافق فذاک و إلاّ حرام علیه العمل به (۷۷)

بے شک اللہ تعالیٰ نے ابلیس کوقدرت دی ہے جیسے امام حجۃ الاسلام غزالی وغیرہ اکابر نے تصریح کی ہے کہ صاحبِ کشف آسمان، عرش، کرسی، لوح، قلم جہاں سے اپنے علوم حاصل کرتا ہے اس مکان کی ساختہ تصویر اس کے سامنے قائم کردے (اور حقیقت میں وہ عرش کرسی لوح وقلم نہ ہوں شیطان کا دھوکہ ہوں، اب شیطان اس دھوکے کی ٹٹی سے اپنا علم شیطانی القاء کرے) اور یہ صاحبِ کشف سے اللہ عزّ وجلّ کی طرف سے گمان کر کے عمل کر بیٹھے خود بھی گمراہ ہوا، اوروں کو بھی گمراہ کرے، اسی لئے ائمہ اولیائے کشف والے پر واجب کیا ہے کہ جو علم بذریعہ کشف حاصل ہوا

۷۶۔ المیزان الکبریٰ للشعرانی، فصل فی بیان استحاله الخ، مصطفی البابی، مصر، ۱/ ۴۵

۷۷۔ المیزان الکبریٰ للشعرانی، فصل فان قال قائل ان احداً یحتاج الخ، مصطفی البابی، مصر، ۱/ ۱۲

اُس پر عمل کرنے سے پہلے اُسے کتاب وسنت پر عرض کرے، اگر موافق ہوتو بہتر ورنہ اُس پر عمل حرام ہے۔

نابیناؤ! تم نے شریعت کی حاجت دیکھی، شریعت کا دامن نہ تھا موتو شیطان کچے دھاگے کی لگام دے کر تمہیں گھمائے پھرے، جب تو حدیث نے فرمایا:

عابد بے فقہ چکی کا گدھا (۷۸)

قول ۴۶: نیز امام ممدوح قدس سرہ فرماتے ہیں:

لا تلحق نهاية الولاية بداية النبوّة أبدًا و لو أن ولياً تقدم إلى العين التي يأخذ منها الأنبياء عليهم الصلوٰة و السلام لاحترق و غاية أمر الأولياء أنهم يتعبدون بشريعة محمد ﷺ قبل الفتح عليهم و بعده و متى ما خرجوا عن شريعة محمد ﷺ هلكوا وانقطع عنهم الإمداد فلا يمكنهم أن يستقلوا بالأخذ عن الله تعالىٰ أبداً و قد تقدّم أن جميع الأنبياء و الأولياء مستمدّون من محمد ﷺ (۷۹)

کبھی ولایت کی نہایت نبوت کی ابتداء تک نہیں پہنچ سکتی اور اگر کوئی ولی اس چشمہ تک بڑھے جس سے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام فیض لیتے ہیں، تو وہ ولی جل جائے، اولیاء کی نہایت کار یہ ہے کہ شریعت محمدی ﷺ پر عبادت بجالاتے ہیں خواہ کشف حاصل ہوا ہو یا نہیں اور جب کبھی شریعت محمد ﷺ سے نکلیں ہلاک ہوجائیں گے اور ان کی مدد قطع ہوجائے گی تو انہیں کبھی ممکن نہیں کہ اللہ عزّ وجلّ سے خود بالاستقلال لے سکیں اور

۷۸۔ حلية الأولياء في لأبي نعيم، ترجمه ۱۸، خالد بن معدان، دار الكتاب العربي، بيروت، ۲۱۹/۵

۷۹۔ اليواقيت و الجواهر، المبحث الثاني و الاربعون، مصطفى البابي، مصر، ۷۱/۲

ہم اوپر بیان کر آئے کہ تمام انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والثنا محمد ﷺ سے مدد لیتے ہیں۔

قول ۴۷: نیز ولی موصوف قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

التصوّف إنما هو زبدة عمل العبد بأحكام الشريعة (۸۰)

تصوف کیا ہے، بس احکامِ شریعت پر بندہ کے عمل کا خلاصہ ہے۔

قول ۴۸: پھر فرمایا:

علم التصوّف تفرّع من عين الشّريعة (۸۱)

علم تصوّف چشمۂ شریعت سے نکلی ہوئی جھیل ہے۔

قول ۴۹: پھر فرمایا:

من دقّق النّظر علم أنه لا يخرج شئ من علوم أهل الله تعالىٰ عنه شريعة و كيف تخرج علومهم عن الشّريعة و الشّريعة هى وصلتهم إلى الله عزّ وجلّ فى كلّ لحظة (۸۲)

جو نظر غور کرے جان لے گا کہ علوم اولیاء سے کوئی چیز شریعت سے باہر نہیں اور کیونکہ ان کے علم شریعت سے باہر ہوں حالانکہ ہر ہر لحظہ شریعت ہی اُن کے وُصول بخدا کا ذریعہ ہے۔

قول ۵۰: پھر فرمایا:

قد أجمع القوم على أنه لا يصلح للتّصدر فى طرق الله عز وجلّ إلّا من تبحر فى علم الشّريعة و علم منطوقها و مفهومها و خاصها و عامها و ناسخها و منسوخها و تبحّر فى

۸۰۔ الطبقات الكبرىٰ للشعرانى، مقدمة الكتاب، مصطفى البا بى، مصر، ۱/۴

۸۱۔ الطبقات الكبرىٰ للشعرانى، مقدمة الكتاب، مصطفى البا بى، مصر، ۱/۴

۸۲۔ الطبقات الكبرىٰ للشعرانى، مقدمة الكتاب، مصطفى البا بى، مصر، ۱/۴

لغة العرب حتی عرف مجازاتها و استعاراتها و غیر ذلک فکلّ صوفی فقیه و لا عکس (٨٣)

تمام اولیاء کرام کا اجماع ہے کہ طریقت میں صدر بننے کا لائق نہیں مگر وہ جو علم شریعت کا دریا ہوا اُس کے منطوق مفہوم خاص عام ناسخ منسوخ سے آگاہ ہو زبانِ عرب کا کمال ماہر ہو یہاں تک کہ اُس کے مجاز اور استعارے جانتا ہوتا ہے اور ہر فقیہ صوفی نہیں ہوتا۔

قول ۵۱: نیز عارف معروف قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

الکشف الصّحیح لا یأتی دائماً إلّا موافقًا للشّریعة کما هو مقروبین العلماء (٨٤)

سچا کشف ہمیشہ شریعت کے مطابق ہی آتا ہے جیسا کہ اس فن کے علماء میں مقرر ہو چکا ہے۔

قول ۵۲: حضرت عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی فرماتے ہیں:

ما یدعیه بعض المتصوّفة فی زماننا إنکم معشر أهل العلم الظّاهر تأخذون أحکامکم من الکتاب و السُّنّة و إنا نأخذ من صاحبه هذا کفر لا محالة بالإجماع من وجوه الأول التصریح بعدم الدخول تحت أحکام الکتاب و السُّنّة مع وجود شرط التکلیف من العقل و البلوغ (٨٥)

وہ جو ہمارے زمانے کے بعض صوفی بننے والے اِدعا کرتے ہیں کہ اے

٨٣۔ الطبقات الکبریٰ للشعرانی، مقدمة الکتاب، مصطفی البا بی، مصر، ٤/١

٨٤۔ المیزان الکبریٰ، فصل فان قال قائل ان احداً یحتاج الی ذوق، مصطفی البابی مصر، ١٢/١

٨٥۔ الحدیقة النّدیة شرح الطّریقة المحمّدیّة، الباب الأول، الفصل الثانی، مکتبه نوریه رضویه، فیصل آباد، ١٥٥/١ تا ١٥٨

علم والو! تم اپنے احکام کتاب وسنّت سے لیتے ہو اور ہم خود صاحبِ قرآن سے لیتے ہیں یہ بالاجماع قطعاً بوجوہ کثیرہ کفر ہے از انجملہ یہ عقل وبلوغ شرائطِ تکلیف ہوتے ہوئے کہہ دیا کہ ہم زیرِ احکام شریعت نہیں۔

یہیں فرمایا:

إن أراد بترک العلم الظّاهر عدم الإعتناء به لأن العلم الظّاهر لاحاجة إليه، فقد سفه الخطاب الإلٰهی وسفه الأنبياء و نسب العبث و البطلان إلی إرسال الرُّسُل و إنزال الکتب فلا شکّ فی کفره أشد الکفر (٨٦) (ملتقطاً)

اگر علم ظاہر چھوڑنے سے اس کا نہ سیکھنا اور اس کا اہتمام نہ کرنا مُراد لے اس خیال سے کہ علم ظاہر کی طرف حاجت نہیں تو اس نے کلامِ الٰہی کو احمق بتایا اور انبیاء کو بیوقوف ٹھہرایا، رسولوں کے بھیجنے کتابوں کے اُتارنے کو عبث وباطل کی طرف نسبت کیا تو کچھ شک نہیں کہ وہ کافر ہے اور اس کا کفر سب سے سخت تر کفر۔

قول ۵۳: نیز عارف ممدوح قدس سرہ تعظیم شریعت مطہرہ کے بارے میں حضرات عالیہ سید الطائفہ وسرّی سقطی وابویزید بسطامی وابوسلیمان دارانی وذوالنون مصری وبشر حافی و ابوسعید خراز وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اقوال کریمہ ذکر کرکے فرماتے ہیں:

أنظر أيها العاقل الطّالب للحقّ إن هؤلاء عظماء مشائخ الطّريقة و کبراء أرباب الحقيقة کلّهم يعظمون الشّريعة المحمّديّة و کيف و هم ما وصلوا إلا بذلک التّعظيم و السّلوک علی هذا المسلک المستقيم و لم ينقل عن أحد

٨٦۔ الحديقة النّدية شرح الطّريقة المحمّديّة، الباب الاول، الفصل الثانی، مکتبه نوريه رضويه، فيصل آباد، ١/١٥٩

منهم و لا غيرهم من السّادة الصّوفية الكاملين أنه احتقر شيئاً من أحكام الشّريعة المطهّرة ولا امتنع من قبوله بل كلّهم مسلمون له و يبنون علومهم الباطنة على السيرة الأحمديّة فلا يغرّنّک طامات لجهّال المُتنسّكين الفاسدين المفسدين الضّالين المُضلّين الزائغين عن الشّرع القويم إلى صراط الجحيم خارجين عن مناهج علماء الشّريعة المحمّديّة مارقين عن مسالک مشائخ الطّريقة لإعراضهم عن التّأدّب بآداب الشّريعة و تركهم الدّخول فى حصونها المنيعة فهم كافرون بإنكارها مدعون الاستنارة بأنوارها و مشائخ الطّريقة قائمون باٰداب الشّريعة معتقدون تعظيم أحكام الله تعالىٰ و لهذا اتحفهم الله تعالىٰ بالكمالات القدسية و هؤلاء المغرورون بالفشار اللّابسون حلّة العار الذين هم مسلمون فى الظاهر و إذا حقّقتهم فهم كفّار لم يزالوا معتكفين على أصنام الأوهام مفتونين بما يلقى لهم الشّيطان من الوساوس فى الأفهام فالويل لهم و لم تبعهم أو حسن أمرهم فهم قطّاع طريق الله تعالىٰ اھ(۸۷) ملتقطًا

یعنی، اے عاقل، اے حق کے طالب! دیکھ کہ یہ عظمائے مشائخِ طریقت یہ کبرائے اربابِ حقیقت سب کے سب شریعت مطہرہ کی تعظیم کررہے اور کیوں نہ کریں کہ وہ واصل نہ ہوئے مگراسی تعظیم اقدس سیدھی راہ شریعت پر چلنے کے سبب یا ان سے یا ان کے سوا اور سردارانِ اولیائے

۸۷۔ الحديقة النّدية شرح الطّريقة المحمّديّة، الباب الأول، الفصل الثانی، مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد، ۱/۱۸۷تا ۱۸۹

کاملین کسی ایک سے بھی منقول نہیں کہ اُس نے شریعت مطہرہ کے کسی حکم کی تحقیر کی یا اُس کے قبول سے باز رہا ہو بلکہ وہ سب اُس کے حضور گردن رکھے ہوئے ہیں اور اپنے باطنی علوم کی سیرت محمدی علیہ السلام پر بنا کرتے ہیں، تو تجھے زنہار دھوکا میں نہ ڈالیں حدّ سے گزری ہوئی باتیں اُن جاہلوں کی کہ سالک بنتے ہیں خود بگڑے اوروں کو بگاڑتے ہیں، آپ گمراہ اوروں کو گمراہ کرتے ہیں، شرع مستقیم سے کج ہو کر جہنم کی راہ چلتے ہیں، علمائے شریعت کی راہ سے باہر مشائخ طریقت کے مسلک سے خارج اس لئے کہ آدابِ شریعت اختیار کرنے سے رُوگردانی کئے اور اس کے مستحکم قلعوں میں پناہ لینے کو چھوڑے بیٹھے ہیں تو وہ انکارِ شریعت کے سبب کافر ہیں اور دعوے یہ کہ اس کے انوار سے روشن ہیں، مشائخ طریقت تو آدابِ شریعت پر قائم ہیں احکامِ الٰہی کی تعظیم کے معتقد ہیں اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں کمالات اقدس کا تحفہ دیا اور یہ اپنی خرافات پر مغرور یہ عار کا لباس پہنے ہوئے کہ ظاہر میں مسلمان اور حقیقت میں کافر ہیں یہ ہمیشہ اپنے اوہام کے بُتوں کے آگے آسن مارے بیٹھے ہیں، شیطان جو وسوسے اُن کے افکار میں ڈالتا ہے انہیں پر مفتون ہوئے ہیں تو خرابی پوری خرابی ان کے لئے اور اس کے لئے اور اُن کے لئے جو اُن کا پیرو ہو یا اُن کے کام کو اچھا جانے، اِس لئے کہ وہ راہِ خُدا کے راہزن ہیں۔ اھ ملتقطاً

قول ۵۴: حضرت قطب ربانی محبوب یزدانی مخدوم اشرف جہانگیر چشتی سمنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سردارِ سلسلہ چشتیہ اشرفیہ فرماتے ہیں:

خارق عادت اگر از ولی موصوف باوصاف ولایت ظاہر بود کرامت گویند و اگر از مخالف شریعت صادر شود استدراج حفظنا اللہ

وایاکم (۸۸)

اگر اوصافِ ولایت والے ولی سے خارقِ عادت ظاہر ہو تو وہ کرامت ہے اور اگر مخالفِ شریعت سے صادر ہو تو استدراج ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو محفوظ فرمائے۔ (ت)

قول ۵۵: حضرت سیدی ابو المکارم رکن الدین خلیفہ حضرت سیدی نور الدین عبد الرحمٰن اسفرائنی خلیفۂ وقت حضرت سیدی جمال الدین احمد جوزقانی خلیفہ سیدی رضی الدین لالا خلیفہ حضرت سیدی نجم الدین کبریٰ سردار سلسلہ کبرویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے شیخ ومرشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں:

ولی تا شریعت را بکمال نگیر وقدم در ولایت نتوان نہاد بلکہ اگر انکار کند کافر گردد۔ (۸۹)

ولی جب تک شریعت کو مکمل طور پر نہ اپنائے ولایت میں قدم نہیں رکھ سکتا بلکہ اگر اس کا انکار کرے تو کافر ہے۔ (ت)

قول ۵۶: حضرت سیدی شیخ الاسلام احمد نامقی جامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدی خواجہ مودود چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

اول مصلے را بر طاق نہ و برو علم آموز کہ زاہد بے علم مسخرہ شیطان است (۹۰)

پہلے عبادت کا مصلّی طاق پر رکھ اور جا کر علم حاصل کر کیونکہ جاہل شیطان کا مسخرہ ہوتا ہے۔ (ت)

۸۸۔ لطائف اشرفی، لطیفہ پنجم، مکتبہ سمنانی، کراچی، ۱۲۶/۱

۸۹۔ نفحات الأنس، ذکر أبی المکارم رکن الدین أحمد بن محمد، از انتشارات کتابفروشی، تهران، إیران، ص ۴۴۳

۹۰۔ نفحات الأنس، ذکر خواجه قطب الدین مودود چشتی، از انتشارات کتابفروشی،

یہ حکایت شریف بہت نفیس ولطیف ہے اس کا خلاصہ عرض کریں کہ اس کلام کریم کا منشاء معلوم ہو، اور حضرت خواجہ مودود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ سرور وسردار سلسلہ عالیہ چشتیہ بہشتیہ ہیں، دفع وہم ہو اور آج کل کے بہت مدعیان ناکار کے لئے کہ مسند ولایت کو ترکہ پدری جانتے ہیں، باعث ہدایت وعبرت وفہم ہو، حضرت ممدوح سلالۂ خاندان اولیائے کرام ہیں اِن کے آباء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجلۂ اکابر محبوبانِ خُدا، سردارانِ شریعت وطریقت و اصحابِ علم وکرامت تھے اور اُن کے بعد حضرت خواجہ مودود چشتی نے مسند آبائی پر جلوس فرمایا، ہزاروں آدمی مرید ہو گئے مگر صاحبزادہ والا قدر ابھی عالم نہ ہوئے تھے، نہ راہِ طریقت کسی مرشد کامل کی تعلیم سے چلے تھے عنایتِ ازلی ہی اُن کے حال شریفہ پر متوجہ تھی، حضرت شیخ الاسلام قطب الکرام سیدی احمد نامقی جامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُن کے تعلیم وتفہیم کے لئے ہرات بھیجا، یہاں خواص وعام اس جناب کی کراماتِ عالیہ دیکھ کر مرید ومعتقد ہوئے اور تمام اطراف میں اُن کا شہرہ ہوا، صاحبزادۂ خواجگان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ناگوار ہوا، قصد فرمایا کہ حضرتِ والا کو اس ملک سے باہر کریں، لشکر مریدان لے کر جنبش فرمائی اصحاب حضرت شیخ الاسلام کو اس کی اطلاع ہوئی انہوں نے براہِ ادب اُسے شیخ الاسلام سے چُھپایا مگر حضرت خود ہی خوب جانتے تھے ایک دن جب صبح کا ناشتہ حاضر کیا گیا تو ارشاد فرمایا: ایک ساعت صبر کرو کہ کچھ قاصد آتے ہیں، تھوڑی دیر بعد قاصدانِ صاحبزادہ حاضر ہوئے، حضرت والا نے انہیں کھانا کھلایا، پھر فرمایا: تم کہو گے یا میں بتاؤں کہ کس لئے آئے ہو، عرض کی: حضرت فرمائیں، فرمایا: خواجہ مودود نے تمہیں بھیجا ہے کہ احمد سے کہو وہ ہماری ولایت میں کیوں آیا سیدھی طرح واپس جاتا ہے تو جائے ورنہ جس طرح چاہے نکالا جائے گا، قاصدوں نے تصدیق کی کہ ہاں حضرت خواجہ نے یہی پیغام دے کر ہمیں بھیجا ہے، حضرت والا نے فرمایا کہ ولایت سے یہ دیہات مراد ہیں تو یہ اوروں کے ملک ہیں نہ کہ خواجہ مودود کی، اور اگر ولایت سے یہ لوگ مراد ہیں تو یہ بادشاہِ سنجر کی رعیت تو یوں بادشاہ شیخ الشیوخ ٹھہرے گا اور اگر ولایت سے وہ مراد ہے جو میں جانتا ہوں اور جسے اولیاء اللہ جانتے ہے تو کل ہم انہیں دکھا دیں گے کہ ولایت کا کام کیا

اور کیسا ہوتا ہے؟ قاصدوں کو یہ جواب عطا فرمایا اور ادھر ابرِ عظیم آیا اور ایک رات دن ابر برسا دم بھر کو نہ دم لیا، دوسرے دن صبح کو حضرت والا نے فرمایا: گھوڑے کسو کہ خواجہ مودود کی طرف چلیں۔ اصحاب نے عرض کی: ندی چڑھ گئی اب جب تک چندروز بارش موقوف نہ ہو کوئی ملاح کشتی بھی نہیں لے جا سکتا۔ فرمایا کچھ مشکل نہیں آج ہم ملاحی کریں گے، جب سوار ہو کر جنگل پہنچے ملاحظہ فرمایا کہ ایک انبوہِ مسلح حضرت کے ہمراہ ہے، فرمایا یہ کون لوگ ہیں، عرض کی: حضور کے مرید و محبّ ہیں، یہ سُن کر کہ ایک جماعت حضور کے مقابلے کو آئی ہے یہ حضور کے ہمراہ ہو لئے ہیں، فرمایا: انہیں واپس کرو تیر و تلوار تو سنجر کا کام ہے، اولیاء کے ہتھیار اور ہی ہیں، غرض چند خدام کے ساتھ ندی کنارے پہنچے پانی طغیابی پر تھا، فرمایا آج یہ ٹھہری ہے کہ ہم ملاحی کریں گے، معرفتِ الٰہی میں کلام فرمانا شروع کیا تمام حاضرین ذوق سے بیخود ہو گئے، فرمایا: آنکھیں بند کرلو اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر چلو، لوگوں نے ایسا ہی کیا جس نے آنکھ جلدی کھول دی، اس کا جوتا تر ہوا اور جس نے ذرا دیر کر کے کھولی اُس کا جوتا بھی خشک رہا، اور سب نے اپنے آپ کو دریا کے اُس پار پایا، قاصدوں نے یہ جو ماجرا دیکھا جلدی کر کے حضرت صاحبزادہ خواجگان کے حضور حاضر ہوئے اور حاصل عرض کیا، کسی کو یقین نہ آیا، صاحبزادہ دو ہزار مرید مسلح کے ساتھ متوجہ ہوئے، اور جسے شیخ الاسلام سے نظر دوچار ہوئی صاحبزادہ بے اختیار پیادہ ہو گئے اور حضرت والا کے پائے مبارک کو بوسہ دیا، حضرت اُن کی پیٹھ ٹھونکتے اور فرماتے تھے: ولایت کا کام دیکھا تم نہیں جانتے مردانِ خُدا کی فوج سلاح سے نہیں، جاؤ سوار ہو ابھی بچے ہو تمہیں نہیں معلوم کہ کیا کرتے ہو، جب بستی میں آئے حضرت شیخ الاسلام مع اپنے اصحاب کے ایک محلّہ میں اُترے اور حضرت صاحبزادہ مع مریدان دوسرے محلّہ میں، دوسرے دن اُن مریدینِ صاحبزادہ نے کہا ہم آئے تھے شیخ احمد کو اس ملک سے نکالنے، اور آج وہ ہمارے ساتھ ایک ہی گاؤں میں مقیم ہیں کوئی فکر عمدہ کرنی چاہئے، حضرت خواجہ مودود نے فرمایا: میری رائے میں صواب یہ ہے کہ صبح اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر اُن سے اجازت لیں اُن کا کام ہمارے بس کا نہیں، مریدوں نے کہا: بلکہ رائے صواب یہ ہے کہ کوئی کام پر جاسوس مقرر کریں

جب اُن کے قیلولہ یعنی دو پہر کو آرام کا وقت آئے اور لوگ اُن کے پاس سے چلے جائیں وہ تنہا رہیں اس وقت ہماری ایک جماعت آپ کے ساتھ اُن کے پاس جائے اور سماع شروع کریں اور حال لائیں، اسی حالت میں کوئی حربہ اُن پر ماردیں، حضرت خواجہ نے فرمایا: ٹھیک نہیں وہ ولی ہیں صاحبِ کرامات ہیں مگر مریدوں نے نہ مانا، جب دو پہر کو شیخ الاسلام کے آرام کا وقت آیا خادم نے چاہا کہ بچھونا بچھائے، فرمایا: ایک ساعت توقف کرو کچھ آرام ہو گا ایک کام درپیش ہے، ناگاہ کسی نے دروازہ کھٹکٹایا، خادم نے دروازہ کھولا، دیکھا کہ حضرت خواجہ مودود ایک انبوہ کے ساتھ تشریف لائے، سلام کر کے سماع شروع ہوا، ساتھ والے نعرے لگانے لگے، انہوں نے چاہا کہ اپنا ارادہ فاسد پورا کریں کہ حضرت شیخ الاسلام نے سر مبارک اٹھا کر فرمایا ہے سہلا کجائی ہے (اے سہلا! تو کہاں ہے)، سہلا نام ایک صاحب شہر سرخس کے ساکن، صاحبِ کرامات و عاقل، مجنون نما تھے، ہمیشہ حضرت شیخ الاسلام کی خدمت میں رہتے، حضرت کے آواز دینے پر وہ فوراً حاضر ہوئے اور ایک نعرہ اُن مفسدوں پر لگایا، وہ سب کے سب معاً جوتیاں پگڑیاں چھوڑ کر بھاگ گئے، حضرت صاحبزادہ خواجگان باقی رہے، نہایت ندامت کے ساتھ کھڑے ہوئے اور سر برہنہ کر کے معافی مانگی اور عرض کی: حضرت کو روشن ہے کہ اس دفعہ یہ میری مرضی نہ تھی، فرمایا: تم سچ کہتے ہو مگر تم ان کے ساتھ کیوں آئے، عرض کیا: میں نے برا کیا حضرت معاف فرمائیں، فرمایا: میں نے معاف کیا جاؤ اور ان لوگوں کو واپس لاؤ اور دو خدمت گار مقرر کر و اور تین دن ٹھہراؤ، حضرت خواجہ مودود نے ایسا ہی کیا، بعد ازاں حضرت شیخ الاسلام کے پاس آکر گزارش کی جو حکم ہوا تھا بجالایا اب کیا فرمان ہے، فرمایا: سجادہ طاق پر رکھو اور اول جا کر علم پڑھو کہ زاہد بے علم مسخرہ شیطان ہے، خواجہ نے فرمایا: میں نے قبول کیا اور کیا ارشاد ہے، فرمایا: جب تحصیل علم سے فارغ ہو اپنا خاندان زندہ کرو، تمہارے باپ دادا اولیاء وصاحبِ کرامات تھے، خواجہ مودود نے عرض کی: خاندان زندہ کرنے کو ارشاد ہوتا ہے تو پہلے تبرکاً حضرتِ والا مجھے مسند پر بٹھائیں، فرمایا: آگے آؤ، یہ آگے آگئے، حضرت نے ہاتھ پکڑ کر اپنی مسند مبارک کے کنارے پر بٹھایا اور فرمایا: بشرطِ علم بشرطِ علم، تین

بار فرمایا، حضرت خواجہ تین روز اور حاضرِ خدمت رہے، فائدے لئے، نوازشیں پائیں، پھر تحصیل علم کے لئے بلخ بخارا تشریف لے گئے، چار سال میں ماہر کامل ہوئے، ہر شہر میں حضرت سے کرامات ظاہر ہوئیں، پھر چشت کو مراجعت فرمائی، تربیت مریدان میں مشغول ہوئے، اطراف سے طالبانِ خُدا حاضرِ خدمت ہوئے اور حضرت کی برکت انفاس سے دولتِ معرفت ورتبہٗ ولایت کو پہنچے، حضرت خواجہ شریف زندنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ نہایت عالی درجہ ولی و عارف و واصل ہیں، اسی جناب کے مرید وتربیت یافتہ ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنہم اجمعین۔(۹۱)

قول ۵۷: حضرت مولانا نورالدین جامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں:

اگر صد ہزار خارق عادات بر ایشاں ظاہر شود چوں نہ ظاہر ایشاں موافق احکام شریعت ست و نہ باطن ایشاں موافق آداب طریقت باشد آں از قبیل مکر واستدراج خواہد بود نہ از مقولہٗ ولایت وکرامت (۹۲)

اگر لاکھ خارق عادات ظاہر ہوں جب تک ظاہر و باطن شریعت وآداب طریقت کے موافق نہ ہو تو وہ مکر اور استدراج ہوگا ولایت وکرامت کا مصداق نہ ہوگا۔(ت)

بعینہٖ اسی طرح ''لطائف اشرفی''، ص ۱۲۹ میں ہے، پھر دونوں کتابوں میں حضرت شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ عبارت کریمہ منقول قول ۳۲ ذکر فرمائی، فائدہ نفیسہ اسی ''نفحات الانس شریف'' میں حضرت شیخ الاسلام عبداللہ ہروی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول کہ حضرت شیخ احمد چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف کر کے فرماتے تھے:

۹۱۔ نفحات الأنس، ذکر ذکر خواجہ قطب الدین مودود چشتی، از انتشارات کتابفروشی، تہران، إیران، ص۳۲٦ تا ۳۲۹

۹۲۔ نفحات الأنس، القوال فی اثبات الکرامۃ للاولیاء، از انتشارات کتابفروشی، تہران، إیران، ص۲٦

چشتیاں ہمہ چناں بودند از خلق بیباک و در باطن پاک و در معرفت و فراست چالاک ہمہ احوال ایشاں باخلاص و ترک ریا بود ہیچ گونہ در شرع سُستی رواند اشتند ے۔(۹۳)

تمام چشتی حضرات ایسے ہی تھے کہ مخلوق سے بے خوف، باطن میں پاک اور معرفت و فراست میں باکمال اُن کے تمام احوال اخلاص اور بے ریائی پر مبنی تھے، اور کسی طرح بھی شریعت میں سُستی برداشت نہ کرتے۔(ت)

اور نسخہ قدیمہ ''نفحات شریف'' میں کہ تین سو برس کا لکھا ہوا یوں ہے:

ہیچگونہ سستی رواند اشتند ے درشرع تابتہاون چہ رسد(۹۴)

کسی بھی طرح شرع میں سستی روا نہ رکھتے تو کوتاہی کہاں ہوتی۔(ت)

ہمارے چشتی بھائی حضرات چشت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا حال کریم مشاہدہ کریں کہ اصلاً شرع میں سستی و کاہلی بھی جائز نہ رکھتے نہ کہ معاذ اللہ احکام شرعیہ کو ہلکا جاننا چشتی ہونے کو بندگی شرع سے پروانہ آزادی ماننا والعیاذ باللہ ربّ العٰلمین سردار سلسلہ علیہ بہشتیہ حضرت سلطان الاولیاء شیخ المشائخ محبوب الٰہی نظام الحق والدین محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات عالیہ سنئے، فرماتے:

(ا) چندیں چیزمی باید تا سماع مباح شود مستمع و مسمع آلہ سماع، مسمع یعنی گوینده، مرد تمام باشد، کودک نباشد و عورت نباشد و مستمع آنکہ می شنود از یادحق خالی نباشد و مسموع انچہ بگویند فحش و مسخرگی نباشد و آلہ سماع مزامیر است چوں چنگ درباب و مثل آں می باید کہ درمیان نباشد ایں چنیں

۹۳۔ نفحات الأنس، ذكر شيخ أحمد چشتي، از انتشارات كتابفروشى، تهران، إيران، ص۴۴۳

۹۴۔ نفحات الأنس، ذكر شيخ أحمد چشتي، از انتشارات كتابفروشى، تهران، إيران، ص۴۴۳

سماع حلال است۔ (۹۵)

چند چیزیں پائی جائیں تو سماع حلال ہوگا، سنانے والے تمام مرد بالغ ہوں بچے اور عورت نہ ہوں سُننے والے اللہ تعالیٰ کی یاد سے خالی نہ ہوں، کلام فحش و مذاق سے خالی ہو اور آلات سماع سرنگی اور طبلہ وغیرہ نہ ہو تو ایسا سماع حلال ہوگا۔ (ت)

(۲) ایک بار حضرت محبوبِ الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے عرض کی آج کل بعضے خانقاہ دار درویشوں نے مزامیر کے مجمع میں وجد کیا، فرمایا:

نیکو نہ کردہ اند آنچہ نامشروع ست ناپسندیدہ ست (۹۶)

اچھا نہ کیا جو بات شرع میں ناروا ہے وہ کسی طرح پسندیدہ نہیں۔

(۳) کسی نے عرض کی کہ جب وہ لوگ وہاں سے باہر آئے اُن سے کہا گیا کہ تم نے یہ کیا کیا وہاں تو مزامیر تھے تم نے وہاں جا کر کیوں قوالی سنی اور وجد کیا، وہ بولے ہم ایسے مستغرق تھے کہ ہمیں مزامیر کی خبر نہ ہوئی، حضرت شیخ المشائخ نظام الحق والدین نے فرمایا:

ایں جواب ہم چیزے نیست ایں سخن در ہم معصیتہا بیاید (۹۷)

یہ جواب بھی محض مہمل ہے سب گُناہوں میں یہی حیلہ ہوسکتا ہے۔

دیکھو کیسا قاطع جواب ارشاد ہوا، آدمی شراب پئے اور کہہ دے کمال استغراق کے سبب ہمیں خبر نہ ہوئی کہ شراب ہے یا پانی، زنا کرے اور کہہ دے ہمیں تمیز نہ ہوئی کہ جورو ہے یا بیگانی۔

(۴) ایک بار کسی نے عرض کی کہ فلاں موضع میں بعض یاروں نے مجمع کیا اور مزامیر وغیرہا حرام چیزیں ہیں، حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا:

۹۵- سیر الأولیاء، باب نہم، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ص ۵۰۱،۵۰۲

۹۶- سیر الأولیاء، باب نہم، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ص ۵۳۰

۹۷- سیر الأولیاء، باب نہم، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ص ۵۳۱

من منع کردہ ام کہ مزامیر ومحرمات درمیان نباشد نیکو نہ کردہ اند (۹۸)

میں نے منع فرما دیا ہے کہ مزامیر ومحرمات درمیان نہ ہوں، ان لوگوں نے اچھا نہ کیا۔

(۵) حضور کے خلیفہ شیخ محمد بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حضرت محبوبیت منزلت نے اِس باب نہایت شدّت اور سخت تاکید سے ممانعت فرمائی، یہاں تک کہ فرمایا کہ اگر امام نماز پڑھاتا ہو اور جماعت میں کچھ عورتیں بھی شامل ہوں، امام کو سہو واقع ہو، مرد سبحان اللہ کہہ کر امام کو مطلع کریں، عورت بتانا چاہے تو کیا کرے، سبحان اللہ تو کہے گی نہیں کہ اُسے اپنی آواز نہ چاہئے، پھر کیا کرے:

پشتِ دست بر کفِ دست زند و کفِ دست بر کفِ دست نہ زند کہ آں بہ لہوی ماند تا ایں غایت از ملاہی و امثال آں پرہیز آمدہ است پس در سماع طریق اَولیٰ کہ ازیں بابت نباشد (۹۹)

ہاتھ کی پشت کو ہتھیلی پر مارے، ہتھیلی کو ہتھیلی پر نہ مارے کیونکہ تالی لہو میں شمار ہوتی ہے، جب تک یہاں تک کہ آپ لہو والی چیزوں سے پرہیز فرماتے تو سماع میں بطریقِ اَولیٰ ضروری ہے کہ ایسا نہ ہو۔ (ت)

شیخ مبارک فرماتے ہیں:

یعنی در منع دستک چندیں احتیاط آمدہ است پس در سماع مزامیر بطریق اولیٰ منع است۔ (۱۰۰)

یعنی تالی بجانے میں منع کے لئے یہ احتیاط تھی تو سماع میں مزامیر سے منع بطریقِ اَولیٰ ہے۔ (ت)

۹۸۔ سیر الأولیاء، باب نہم، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ص ۵۳۲

۹۹۔ سیر الأولیاء، باب نہم، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ص ۵۳۲

۱۰۰۔ سیر الأولیاء، باب نہم، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ص ۵۳۲

سبحان اللہ! جو بندگانِ خدا تعالیٰ کو ناجائز جانیں بندگانِ نفس اُن کے سر ستار اور ڈھولک کی تہمت باندھیں۔

(۶) حضرت محبوبِ الٰہی کے ملفوظاتِ کریم ''فوائد الفواد'' کہ حضور کے مرید رشید حضرت میر حسن علی سنجری قدس سرہٗ کے جمع کئے ہوئے ہیں اُن میں بھی حضور کا صاف ارشاد مذکور ہے:

مزامیر حرام است (۱۰۱)

(۷) حضور کے خلیفہ حضرت مولانا فخر الدین زرّاوی قدس سرہٗ نے حضور کے زمانہ میں حضور کے حکم سے دربارۂ سماع ایک رسالہ عربیہ مسمّٰی بہ ''کشفُ القِناع عن اُصولِ السِّماع'' تالیف فرمایا، اس میں فرماتے ہیں:

أما سماع مشايخنا رضى الله تعالىٰ عنهم فبرئ عن هذه التُّهمة وهو مجرّد صوت القوال مع الأشعار المشعرة من كمال صنعة الله تعالىٰ (۱۰۲)

یعنی ہمارے مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا سماع اِس مزامیر کے بہتان سے پاک ہے وہ تو صرف قوال کی آواز ہے اُن اشعار کے ساتھ جو کمال صنعتِ الٰہی کی خبر دیتے ہیں۔

قول ۵۸: حضرت میر سید عبد الواحد بلگرامی قدس سرّہٗ السامی کہ اجلّہ اولیائے خاندان عالیشان چشت سے ہیں اور صرف ایک واسطہ سے حضرت مخدوم شاہ صفی قدس سرّہٗ الوافی کے مرید ہیں جو صرف ایک واسطہ سے حضرت مخدوم شاہ مینا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید ہیں، حضرت شاہ کلیم اللہ چشتی جہان آبادی قدس سرہٗ فرماتے ہیں:

شبے در مدینہ منورہ پہلو بر بستر خواب گزاشتم در واقعہ دیدم کہ من و سید صبغۃ اللہ بروجی معاً در مجلس اقدس حضرت رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۰۱۔ فوائد الفواد

۱۰۲۔ کشف القناع عن اُصول السماع

باریاب شدیم جمعے از صحابہ کرام و اولیائے عظام حاضر اند درینہا شخصے ست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باولب بہ تبسم شیریں کردہ حرفہائے زنند و التفات تمام باو میدارند چوں مجلس آخر شد از سید صبغۃ اللہ استفسار کردم کہ ایں شخص کیست کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باو التفات بایں مرتبہ دارند گفت میر عبدالواحد بلگرامی ست و باعث مزید احترام او ایں ست کہ ''سبع سنابل'' تصنیف او در جناب رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقبول افتاد (۱۰۳)

میں مدینہ منورہ میں ایک شب بسترِ خواب پر لیٹا تھا کہ میں نے عالم واقعہ میں دیکھا کہ میں اور سید صبغۃ اللہ بروجی دونوں حضرت رسالت پناہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہیں اور صحابہ کرام اور اولیائے عظام کی ایک جماعت بھی موجود ہے، انہیں میں ایک صاحب ایسے ہیں جن سے حضور ﷺ لب شیریں سے تبسم آمیز گفتگو فرما رہے اور اُن کی جانب توجہ خاص رکھتے ہیں، جب یہ مجلس برخاست ہوئی تو میں نے سید صبغۃ اللہ صاحب سے دریافت کیا کہ یہ کون صاحب تھے جن کی جانب حضور ﷺ کو اِس درجہ التفات ہے، انہوں نے فرمایا یہ میر عبدالواحد بلگرامی ہیں اور اِس عزت و کرامت کا باعث یہ ہے کہ اُن کی تصنیف کردہ کتاب ''سبع سنابل'' شریف بارگاہ نبوی سے شرفِ قبول پا چکی ہے۔ (ت)

یہی حضرت میر قدس سرّہٗ المنیر اسی کتاب مقبول بارگاہِ اقدس ''سبع سنابل شریف'' میں فرماتے ہیں:

اے صاحبِ تحقیق علمائے راہِ دین کہ ورثۂ انبیاء اندسہ طائفہ ہستند اصحابِ حدیث وفقہاء وصوفیہ (۱۰۴)

۱۰۳۔ أصح التواریخ، ۱۶۸/۱

۱۰۴۔ سبع سنابل، سنبلۂ اول، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ، لاہور، ص ٤

اے حق کے طلب کرنے والے وہ علماء جو دین کے راستوں پر چلتے ہیں
کہ وَرَثۂ انبیاء ہیں ان کے تین گروہ ہیں، اول مُحدِّثین، دوم فقہاء، سوم
صوفیاء۔(ت)

دیکھو کیسی صریح تصریح ہے کہ علمائے ظاہر و باطن سب وارثانِ انبیاء کرام ہیں، علیہم الصلوٰۃ والسلام والثناء

قول ۵۹: یہی حضرت میر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی ''سبع سنابل شریف'' میں فرماتے ہیں:

شریعت محمدی و دین احمدی راہے ست سلیم وجادہ ایست مستقیم خاتم
النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باچندیں ہزار افواج امت از اولیاء و
اصفیاء وشہداء وصدیقان بران جادہ رفتہ وآنرا از خار وخاشاک شکوک و
شبہات پاک رفتہ اعلام ومنازل آں معین ومبین کردہ از ہر قدمے
نشانے بازدادہ ہر منزلے نزلے نہادہ و رفع قطاع الطریق را بدرقۂ
ہمت ہمراہی فرستادہ اگر مہوسے مبتدعے بطریقے دیگر دعوت کند باید کہ
قول او مسموع ندارند واہل بدعت وضلالت طائفہ باشند کہ خود را در لباسِ
اسلام بہ تلبیس پیدا آرند وعقائد فاسدہ خویش در باطن پوشیدہ دارند ایں
جماعت انداعدائے دین واخوان الشیاطین وچوں بنور علم علمائے دین و
مشائخ اسلام ظلمات بدعت ایشاں مکشوف میگردد ناچار علمائے شریعت را
دشمن پندارند علمائے ربانی کہ نجوم سپہر اسلام اند مردم را از شر ایں شیاطین
الانس محفوظ میدارند وانفاس نورانی ایشاں بمشابہ شہب ثواقب بیوستہ
ایں مسترقان (یعنی درز دان) شریعت از ہر جانبے میرانند و برجم و
قذف پراگندہ میگردانند (۱۰۵)

شریعت محمدی ودین احمدی وراہِ سلیم وجادۂ مستقیم ہے جس پر خاتم الانبیاء

۱۰۵۔ سبع سنابل، سنبلۂ اول، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ، لاہور، ص ۸، ۹

علیہ افضل الصلوٰۃ و التحیۃ اپنی امت کے ہزار ہا اولیاء و اصفیاء اور صِدّیقین و شہدا کے جلو میں گامزن رہے اور اسے ہر قسم کے خس و خاشاک اور شکوک وشبہات سے پاک فرمایا، اس کے مقامات ومنازل متعین وروشن فرما دیئے، قدم قدم پر نشانات ہیں اور منزل منزل بنیات اور رہزنوں سے حفاظت کے لئے جگہ جگہ رہنمائی کرنے والے مقرر ہیں اور اولیائے کرام وصوفیائے عظام کے مسلک قدیم کے برخلاف کوئی اور راہ دکھاتا ہے کسی اور طریقے کی طرف بلاتا ہے تو اس کی بات پر کان نہیں دھرنا چاہیئے بلکہ حمایت ونصرتِ حق کی نیت سے اُس کی تردید و تغلیط کو منجملہ فرائض دینیہ سمجھنا چاہیئے، اہلِ بدعت وضلالت وہی تو ہیں جو ازارہِ فریب وہی لباسِ اسلام پہن کر (عوام اہلِ اسلام میں) آتے اور اپنے عقائد فاسدہ کو پوشیدہ رکھتے ہیں، یہی لوگ اعدائے دین و اخوان الشیاطین ہیں اور چونکہ علمائے دین ومشائخ اسلام کے علم کے نور سے اُن کی گمراہی کی تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں لامحالہ یہ لوگ علمائے شریعت کو دشمن سمجھنے لگے ہیں، علمائے ربانی کہ آسمانِ اسلام کے روشن ستارے ہیں، عوام کو ان شیاطین الانس کے شر سے محفوظ رکھتے ہیں اور اپنے نورانی انفاس سے شہاب ثاقب کی مانند ہمیشہ اُن دین کے لٹیروں اور چوروں کو ہر طرف سے ہنکاتے اور اُن پر لعنت ورَدّ کے پتھر مار مار کر دُردُراتے ہیں رہتے ہیں۔ (ت)

اس جاہل نے کہ علمائے شریعت کو معاذ اللہ شیاطین کہا جاتا تھا، الحمد للہ کہ اولیائے کرام کی زبان درفشان سے اللہ عزّ وجلّ نے ثابت کردیا کہ یہ جاہل اور اس کے ہم مشرب ہی شیاطین و دشمنان دین ہیں اور ہزار ہزار حمد اس کے وجہ کریم کو، یہ کلمات عالیات بارگاہِ رسالت میں معروض ہو کر مستجل بمہر قبول ہولئے، وللہ الحمد

قول ٦٠: یہی سید جلیل عارف جمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی کتاب میں فرماتے ہیں:

چند شرائط می دان کہ بے آں شرائط اصلاً پیری مریدی درست نیست یکے آنکہ پیر مسلک صحیح داشتہ باشد، دوم آنکہ پیر درادائے حق شریعت قاصر و متہاون نباشد، سوم آنکہ پیر را عقائد درست بود موافق مذہب سنّت و جماعت پیری و مریدی بے ایں سہ شرائط اصلاً درست نیست (١٠٦)

پیری مریدی چند شرائط پر مبنی ہے جن کے بغیر پیری مریدی صحیح نہیں، ان شرائط میں پہلی شرط یہ ہے کہ پیر مسلک صحیح رکھتا ہو، دوسری شرط یہ ہے کہ پیر حقوق شرعیہ ادا کرے، اور تیسری شرط یہ ہے کہ پیر کے عقائد مذہب اہلسنّت و جماعت کے مطابق ہوں، یہ وہ شرطیں ہیں جن کے بغیر پیری و مریدی ہرگز صحیح نہیں ہوسکتی (یعنی اتباعِ احکام شریعت میں سست اور کاہل نہ ہوں)۔(ت)

پھر شرطِ اول کی تفصیل ارشاد فرما کر شرطِ دوم کے متعلق فرمایا:

شرط دوم پیر آنست کہ عالم و عامل باشد بر جملہ عبادات و درادائے احکام قاصر و متہاون نبود و اگر بر انواع عبادات عالم نبود عامل نتواند شد، و از حد شرع بیفتد پس پیری را نشاید زیرا کہ ہر کہ از مقام حقیقت بیفتد بر طریقت قرار گیرد، ہر کہ از طریقت بیفتد گمراہ گردد و گمراہ پیری را نشاید اما درویشے کہ مرجع خلائق بود او را احتیاط در جزئیات شریعت فرض لازم ست باید کہ یک دقیقہ از دقائق شرع از وفوت نشود کہ وسیلہ گمراہی مریدان ست بجہت آنکہ گویند کہ پیر ما ایں چنیں کار کردہ است پس او ضال و مُضل گردد (١٠٧)

١٠٦۔ سبع سنابل، سنبلۂ دوم، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ، لاہور، ص ٣٩، ٤٠

١٠٧۔ سبع سنابل، سنبلۂ دوم، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ، لاہور، ص ٤٢

پیری کی دوسری شرط کی توضیح ہے کہ پیر کو عامل باعمل ہونا ضروری ہے، شریعت کی مقررہ فرمودہ عبادات واحکام میں کوتاہی اور سستی کو دخل نہ دے، اب اگر کوئی شخص عبادات (فرائض وواجبات، سُنن ومستحبات، محرمات ومکروہات) سے واقف نہیں تو ظاہر ہے کہ وہ ان پر عمل نہ کر سکے گا جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وحد شریعت سے گر جائے گا، اور اب پیر بننے کا اہل نہ رہے گا، اِس لئے جو شخص مقامِ حقیقت سے گرتا ہے وہ طریقت پر رُک جاتا ہے، اور جو طریقت سے گرتا ہے شریعت پر ٹھہر جاتا ہے اور جو شخص شریعت سے گرتا ہے وہ گمراہی میں پڑ جاتا ہے، اور گمراہ آدمی پیری کے قابل نہیں، پھر جو درویش کہ مرجع خلائق ہو اُس پر شریعت کے احکام جزئیہ کی احتیاط فرض ولازم ہو جاتی ہے، لہٰذا اُس پر فرض ہے کہ شریعت کے آداب ومستحبات سے بھی کسی ادب ومستحب سے غافل نہ رہے اور اسے فوت نہ ہونے دے کہ یہ چیز مریدوں کی گمراہی کی سند ہو جاتی ہے اور مریدین اُسے حجت بنا کر کہتے ہیں کہ ہمارے پیر صاحب نے تو یہ کیا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ گمراہ گمراہ گُن بن جاتے ہیں۔ (ت)

پھر تینوں شرطیں بیان کر کے فرمایا:

مرید کہ پیر را باین ہر سہ شرائط موصوف یابد بیعت با او کند کہ جائز و مستحسن است واگر در پیر ازیں ہر سہ شرائط یکے مفقود بود بیعت با او جائز نہ باشد واگر کسے از سبب نادانی با و بیعت کردہ باشد باید کہ ازاں بیعت بگردد(۱۰۸)

غرض یہ کہ مرید جب پیر کو ان تینوں شرطوں کا جامع پائے تو اب اس کے ہاتھ بیعت کرے کہ جائز و مستحسن ہے اور اگر پیر میں ان شرطوں میں سے

۱۰۸۔ سبع سنابل، سنبلۂ دوم، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ. لاہور، ص ۴۳

کوئی ایک شرط بھی نہ پائے جائے تو اس سے بیعت جائز نہیں، بلکہ اگر کسی نے نادانستہ ایسے پیر سے بیعت کرلی تو اس پر اس بیعت کا توڑ دینا واجب ہے۔(ت)

خاتمہ رزقنا اللہ حسنہا

یہ بظاہر اگرچہ ساٹھ قول ہیں مگر حقیقۃً چالیس اولیائے کرام کے اسی ارشادات عالیہ ہیں کہ صدر کلام میں مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا ارشاد امر چہارم میں اور امام مالک اور امام شافعی کے اقوال امر ششم میں اور سید الطائفہ کا ارشاد زیر قول ۱۱، سیدی نابلسی کا زیر قول ۱۴، ایک ولی کا قول جن سے شیخ اکبر نے استفسار کیا بضمن قول ۳۸، علی خواص کا قول زیر قول ۴۲، علامہ نابلسی کا زیر قول ۵۲، حضرت خواجہ مودود کا قول بضمن قول ۵۶، شیخ الاسلام ہروی کا ایک قول اور حضرت سلطان الاولیاء محبوب الٰہی کے چھ اور حضرت شیخ محمد بن مبارک، مرید شیخ العالم فرید الحق والدین گنجشکر وخلیفہ حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو قول، یہ سب زیر قول ۵۷، اور حضرت میر عبدالواحد کے دو قول زیر قول ۶۰، یہ بیس شمار میں آئے۔



جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کی سرگرمیاں

مدارس حفظ و ناظرہ

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

کے تحت صبح و رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

درس نظامی

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

کے تحت صبح اور رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرنگرانی درس نظامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

دارالافتاء

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

کے تحت مسلمانوں کے روزمرّہ کے مسائل میں دینی رہنمائی کے لئے عرصہ دراز سے دارالافتاء بھی قائم ہے۔

مفت سلسلہ اشاعت

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مقتدر علماء اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہے۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

ہفتہ واری اجتماع

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

کے زیر اہتمام نور مسجد کاغذی بازار میں ہر پیر کو رات بعد نماز عشاء فوراً ایک اجتماع منعقد ہوتا ہے جس میں مختلف علماء کرام مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔

کتب و کیسٹ لائبریری

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علماء اہلسنّت کی کتابیں مطالعہ کے لئے اور کیسٹیں سماعت کے لئے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات رابطہ فرمائیں۔

روحانی پروگرام

تسکینِ روح اور تقویت ایمان کے لئے شرکت کریں

ہر شبِ جمعہ نمازِ تہجد اور ہر اتوار عصر تا مغرب ختم قادریہ اور خصوصی دعا